كلوا واشربوا ولا تسرفوا انه لا يحب المسرفين

اردو ترجمه

تحفة الاحباب

در بیان آداب اکل وشرب

تصنیف العالم العلامه والحبر البحر الفهامه ابی الباقر السید السند والعماد و
المعتمد السید محسن بن المرحوم السید عبد الکریم الامین الحسینی العاملی
الشقرانی نزیل دمشق الشام ادام الله تعالی ظله

بنگرانی وتصحیح سید علی رضا لکهنوی مقیم حیدرآباد دکن

در مطبع انوار الاحمدی حیدرآباد دکن مطبوع گردید

بسم اللہ الرحمن الرحیم



اَلحمدُ لِلّٰہِ رَبِّ العالمین والصلوٰۃ والسلام علی سید المرسلین
وخاتم النبیین محمد وآلہ الطیبین الطاہرین واصحابہ المکرمین

بعد حمد وصلوٰۃ واضح ہو کہ اسلام میں کھانا کھانے اور پانی پینے اور ضیافت کرنے کے واسطے چند آداب اور طریقے مقرر ہیں جو حضرت سید المرسلین اور انکے اوصیا حضرات ائمہ طاہرین علیہم السلام نے امت کو تعلیم فرمائے ہیں۔ یہ سب آداب اور طریقے حدیثوں کی بڑی بڑی کتابوں میں بزبان عربی و فارسی منقول ہیں اور انکو سنہ ۱۳۲۳ھ میں ان سب آداب و طریقوں کو ایک مجتہد صاحب نے رسالہ تحفۃ الاحباب میں بمقام شہر دمشق ملک شام جمع فرمایا جناب ممدوح کا اسم مبارک جناب ابو الباقر السید محسن بن السید عبد الکریم الامین الحسینی العاملی الشقرائی ہے

وہ سب طریقے علیحدہ علیحدہ ایک ایک فقرہ میں اس جناب نے اس رسالہ میں تحریر فرمائے ہیں اور ہر فقرہ پر گنتی لکھ دی ہے کہ یہ فقرہ اول ہے یہ دوم ہی یہ فقرہ پانچ ہی یہ دس ہی یہ سب فقرات شمار میں ایک سو اٹھتر فقرے ہیں۔ اور آخر میں جناب مصنف علامہ نے چند فوائد اور وہ احادیث شریفہ جمع فرمائی ہیں جنکا تعلق کھانے پینے سے ہے

یہ رسالہ ۱۳۲۱ھ شہر مصر کے ایک مطبع مفتاح الکرامہ کا چھپا ہوا ہے۔

بالفعل بندۂ عاصی کثیر المعاصی اقل الکونین سید تصدق حسین بن اکمل العلماء المتبحرین سناد المتاخرین بحر العلوم العقلیہ والنقلیہ صاحب القوۃ القدسیہ مولانا وسیدنا السید السند والحبر المعتمد سید غلام حسنین الموسوی الکاظمی النیشاپوری الکنتوری المعروف بہ علامہ کنتوری طاب اللہ ثراہ وجعل الجنۃ مثواہ نے بغرض فائدہ عام وتحصیل ثواب آخروی ومغفرت گناہاں خود بسہل وسلیس زبان اردو میں۔ خالصاً لوجہ اللہ وقربۃً الی اللہ ترجمہ کیا خداوند عالم اس عمل قلیل کو قبول فرمائے اور یہ ترجمہ میری نجات کا باعث ہو۔ آمین ثم آمین حقیر نے ایک فہرست ان سب آداب اور طریقوں کی جو اس رسالہ میں مذکور ہیں مرتب کرکے لکھدی ہے اور اس فہرست کو مضامین پر تقسیم کیا ہے یعنی جس مضمون کے جتنے فقرے رسالہ میں متفرق مذکور تھے انکو ایک جگہ بتادیا ہے مثلاً وہ امور جو موجب برکت وزیادتی رزق ہوتے ہیں ایک جگہ لکھدیے ہیں اور فہرست میں رسالہ کے صفحات اور فقروں کا حوالہ دیدیا ہے کہ یہ امور کون کون صفحہ پر اور کون سے فقرات میں مذکور ہیں اور تمام آداب وطرق کو بارہ اقسام پر تقسیم کیا ہے وہ اقسام یہ ہیں۔

قسم اول۔ وہ امور جن سے برکت ہوتی ہے۔ قسم دوم امور زیادتی رزق۔
قسم سوم۔ وہ امور جن سے مفلسی دفع ہو جائے۔ قسم چہارم وہ امور جن سے برکت جاتی رہتی ہے۔ قسم پنجم وہ امور جو باعث مفلسی ہیں۔
قسم ششم۔ وہ امور جو باعث دفع امراض وحفاظت امراض ہیں۔
قسم ہفتم۔ وہ امور جو متعلق بہ ادب واخلاق۔ قسم ہشتم۔ وہ امور جو سنت ہیں۔ قسم نہم۔ وہ امور جو مکروہ ہیں۔ قسم دہم۔ وہ امور جو حرام ہیں۔
قسم یازدہم۔ وہ امور متعلق بہ نفاست۔
قسم دوازدہم۔ امور متعلق بہ طب۔

جناب مصنف علامہ نے بعد تحریر جملہ آداب جو ۱۶۹ ہیں ایک خاتمہ تحریر فرمایا ہے اور خاتمہ میں چار فائدہ قرار دیے ہیں اُن کی فہرست یہ ہے۔

فائدۂ اولیٰ

فصل اوّل۔ کھانا کھلانے کا ثواب جب ہے کہ محض قربۃً الی اللہ کھانا کھلایا جائے۔
فصل دوّم۔ بھوکے کو کھانا نہ کھلانا مکروہ ہے اور اگر وہ مضطر ہو تو نہ کھلانا حرام ہے

فائدۂ ثانیہ

مہمانداری اور اُسکے طریقہ۔

(۱) ضیافت کرنا سُنّتِ موکدہ ہے۔

(۲) مہمان کو دیکھکر خوش ہونا چاہیئے۔

(۳) مہمان کو بلانا سُنّت موکدہ ہے۔

(۴) مہمان کی تعظیم و تکریم سُنّت موکدہ ہے۔

(۵) مہمان جب آئے تو اُسکے روبرو اظہارِ بشاشت کرنا چاہیئے۔

(۶) آتے وقت مہمان کی مدد کرنا جاتے وقت مدد کی ضرورت نہیں۔

(۷) ضیافت تین دن ہے اُس کے بعد صدقہ ہے۔

(۸) دو دن مہمان کی خاطر مدارات کرنا چاہیئے۔

(۹) بحالت اختیار مہمان دو دن سے زیادہ قیام نہ کرے۔

(۱۰) مہمان سے صاحب خانہ کوئی کام نہ لے۔

(۱۱) میزبان مہمان کی خود بنفس نفیس خدمت کرے۔

(۱۲) مہمان کے ہمراہ میزبان کو کھانا مستحب ہے۔

(۱۳) میزبان جو کچھ مہمان کے لیے حاضر کرے خود میزبان اُسکو قلیل و حقیر نہ جانے۔
(۱۴) مہمان کیلئے مستحب ہے کہ میزبان کو اُس چیز کی تکلیف نہ دے جو میزبان کے پاس موجود نہو۔

فائدۂ ثالثہ

عمدہ عمدہ غذائیں لذیذ کھانوں کا ترک کرنا براہ عجز و انکسار و بغرض حصول خوشنودی پروردگار سُنت ہے۔

فائدۂ رابعہ

اس میں چودہ حدیثیں ہیں جن کو آدابِ طعام سے بہت بڑا تعلق ہے۔

حدیث اول۔ آٹھ کام ایسے ہیں اُن کے کرنے سے جو ذلت ہو تو کرنے والا اپنے آپ کو ملامت کرے دوسرے پر الزام نہیں ہے۔

(۱) بلا طلب کسی کے دسترخوان پر جانا۔
(۲) بدون درخواست کسی کو مشورہ دینا۔
(۳) دشمنوں سے بھلائی کی امید رکھنا۔
(۴) رذیلوں سے عمدہ امور کی خواہش کرنا۔
(۵) کسی شخص کی راز کی باتوں میں بلا اجازت شریک ہونا۔
(۶) بادشاہ کے خلاف آداب و آداب کوئی حرکت کرنا۔
(۷) جو جلسہ قابل جانیکے نہو وہاں جانا۔
(۸) ایسے شخص سے باتیں کرنا جو متوجہ نہو۔

حدیث دوم۔ چار کام جن کے کرنے سے پھر طب کی ضرورت نہیں۔

(۱) بے بھوک کھانا نہ کھانا۔

(۲) تھوڑی بھوک رکھکر کھانا ختم کرنا۔

(۳) کھانا اچھی طرح چبا کر کھانا۔

(۴) سوتے وقت بیت الخلا جا کر حاجت سے فارغ ہونا۔

تیسری حدیث۔ خداوند عالم تین شخصوں پر لعنت کرتا ہے۔

(۱) جو شخص تنہا کھانا کھائے۔

(۲) جو تنہا جنگل کو جائے۔

(۳) جو تنہا خالی مکان میں سوئے۔

چوتھی حدیث۔ دسترخوان کے لیے بارہ خصلتیں جن کا جاننا ہر مسلم مومن پر لازم ہے۔
چار فرض ہیں (۱) کھانے کے متعلق یہ معلوم کرنا کہ حلال ہے یا حرام۔
(۲) جو ملا اُس پر راضی رہنا۔ (۳) شروع میں بسم اللہ کہنا (۴) بعد فراغ شکر کرنا۔
چار سُنّت ہیں (۱) کھانے سے پہلے ہاتھ دھونا۔ (۲) کھاتے وقت بائیں جسم پر زور دیکر
بیٹھنا۔ (۳) تین انگلیوں سے کھانا۔ (۴) کھانے کے بعد انگلیوں کو چوسنا۔
چار ادب ہیں۔ (۱) جو کھانا یا غذا قریب رکھی ہو اُسے کھانا دور کی چیزوں پر ہاتھ نہیں لیکانا
(۲) لقمے چھوٹے چھوٹے کھانا (۳) ہر لقمے کو اچھی طرح چبانا۔ (۴) دسترخوان
پر جو لوگ بیٹھے ہوں اُن کی طرف کم دیکھنا ہر وقت اُن کی صورت نہ دیکھنا

پانچویں حدیث۔ تین کام ایسے ہیں جو زندگی کے معین ہیں۔
(۱) رنج کم کرنا۔ (۲) غذا صبح سویرے کھانا (۳) عورت سے صحبت
کم کرنا۔

چھٹی حدیث یہ کہنا کہ فلاں غذا نے مجھے ضرر کیا کفرانِ نعمت ہے۔

م عفرہ

ساتویں حدیث۔ دعوت قبول کرنے کی تین شرطیں۔

(۱) میزبان جو چیز گھر میں نہو اُس کی تکلیف نہ کرے۔ (۲) جو کچھ گھر میں ہے۔ اُس میں دریغ نہ کرے (۳) دعوت سے میزبان کے عیال کو تکلیف نہ ہو

آٹھویں حدیث۔ کھاتے وقت جو کوئی گذر جائے اور سلام نہ کرے اُس کو کھانے کے لیے بُلانا نہ چاہیئے۔

نویں حدیث۔ دنیا اور اہل دنیا سے محبت نہ کرنا۔ آخرت اور صاحبان آخرت سے محبت کرنا۔ زیادہ کھانے والوں کا شمار اہلِ دنیا میں کیا گیا ہے

دسویں حدیث۔ جب خدا کو بندہ کی بھلائی منظور ہوتی ہے تو یہ تین باتیں اُس کے دل میں ڈالدیتا ہے۔

(۱) باتیں کم کرنا (۲) کھانا کم کھانا۔ (۳) کم سونا۔

گیارہویں حدیث۔ کھانا شروع کرتے وقت بسم اللہ بعد فراغ الحمد للہ۔ کھانے سے پہلے اور بعد فراغ ہاتھ دھونا وغیرہ وغیرہ۔

بارہویں حدیث۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی غذا کیا تھی۔

تیرہویں حدیث۔ بیماری کے خوف میں کھانے سے پرہیز کرنا اور جہنم کے خوف سے گناہوں سے پرہیز نہ کرنا۔

چودہویں حدیث۔ خدا کی نعمتوں کا شکر کرنا۔



خدا کا شکر ہے جسنے ہمین طرح طرح کی نعمتین کھانے کو عنایت فرمائین اور پینے کو پانی عطا ہوا بھوک مین ہمکو اُسنے سیر کیا پیاس مین سیراب کیا۔ دُرود اور سلام رسولخدا جناب محمد مصطفیٰ اور اُنکی آل پاک آئمہ اطہار علیہم الصلوٰۃ والسلام پر جنکے واسطے سے خداوندعالم نے ہمکو گمراہی سے نکالا اور ہماری ہدایت کی۔

بعد حمد وصلوۃ کے معلوم ہو کہ اس رسالہ کا نام **تحفۃ الاحباب فی آداب الطعام والشراب** ہی۔ اور اِس رسالہ مین کھانے پینے کے وہ آداب اور طریقے بیان کیے گئے ہین جو جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اُنکی آل پاک حضرات آئمہ اطہار علیہم السلام سی منقول ہین یہہ آداب اور طریقے کسی ایک کتاب مین ایک جگہ جمع نہین تھے۔ اِس بندۂ فقیر محسن بن سید عبدالکریم الحسینی العاملی نے متفرق کتب اور مقامات سے جمع کیے اور بنظر اختصار رواپتون کی سندین اور اسناد کو ذکر نہین کیا بلکہ وہ سب حذف

کر دیے محض الفاظ احادیث لیلیے ہین، آخر مین مین نے چار فائدے بھی لکھے ہین
جو حدیثون سے مجھے ملے ہین۔
پہلے فائدہ مین یہہ ذکر ہے کہ کھانا کھلانا مستحب ہے۔
دوسرے فائدہ مین استحباب ضیافت وطریقۂ ضیافت کا بیان ہے۔
تیسرے فائدہ مین استحباب تواضع للّٰلہ کا بذریعۂ ترک غذاہائے نفیسہ ذکر ہے۔
چوتھے فائدہ مین چودہ حدیثین جوامع الکلم سے لکھی ہین ان حدیثون مین بھی
ایسے آداب مذکور ہین جنکو آداب اکل وشرب سے بہت بڑا تعلق ہے۔اور کوئی
دقیقہ ان مضامین آداب اکل وشرب کی تلاش وتفحص کا کتب معتبرہ سے مین نے اُٹھا
نہین رکھا اور جو کچھہ ملا سب اس رسالہ مین جمع کیا اور بقدر امکان ہر بات کو اپنے اپنے
موقع اور مناسب محل مین مرتب کیا۔اور جو مشکل الفاظ جس حدیث مین تھے اُنکی شرح کی
اور جسقدر کھانے پینے کے طریقے اور آداب اور نفع وضرر اور مصالح اور مفاسد کسی
چیز کے مین نے بیان کیے ہین بجز وہ اخبار واحادیث سے لیکر مین نے لکھے ہین کوئی بات
حدیث کے علاوہ نہین لکھی ہے اور خداوند عالم سے یہہ دعا ہے کہ جملہ اعمال واجبی وسنتی کے
عمل کرنیکی مجھے توفیق عطا فرمائے۔
فصل کھانے پینے اور دسترخوان کے آداب وطریقے اور جملہ مستحبات وغیرہ جو
اس سے متعلق ہین اور وہ چند امور ہین۔
۱۔کھانے سے پہلے سیدھا ہاتھہ بلکہ دونون ہاتھہ دھونا مستحب ہے یعنی سنت ہے چاہیے
ہاتھہ سے کھائے چاہے اور کسی ذریعہ سے کھائے۔
ہاتھہ دھونے سے فقیری جاتی رہتی ہے۔کھانے مین برکت ہوتی ہے۔اور گھر مین

برکت زیادہ ہو جاتی ہے۔ جو کوئی اس پر عمل کرے عیش و راحت سے بسر کریگا۔ امراض سے محفوظ رہیگا۔

۲۔ کھانیکے بعد سیدھا ہاتھ یا دونون ہاتھ دھونیکے متعلق حدیثوں مین یہہ وارد ہوا ہے کہ اس عمل سے رنج و غم زائل ہوتا ہے۔ بصارت اچھی رہتی ہے شیطان کو ہاتھ چاٹنے اور سونگھنے کا موقع نہین ملتا۔

کھانا کھانیکے قبل اور بعد ہاتھ دھونے سے فقر جاتا رہتا ہے۔ رزق مین زیادتی ہوتی ہے گھر مین برکت زیادہ ہوتی ہے۔

ایک روایت مین ہے کہ اس سے فقر ایسا جاتا ہے جیسے لوہار کی بھٹی سے لوہے کا میل۔ عمر مین زیادتی ہوتی ہے۔ بینائی تیز ہو جاتی ہے۔ بدن صحیح رہتا ہے۔ نعمت ہمیشہ رہتی ہے جسم مین شعار رزق مین برکت ہوتی ہے۔

۳۔ کھانے سے پہلے جب ہاتھ دھوئے تو رومال وغیرہ سے ہاتھ کی تری کو نہ سکھائے کیونکہ جبتک ہاتھ مین تری نمی پانی کی باقی رہے کھانے مین برکت رہتی ہے۔

۴۔ کھانیکے بعد جو ہاتھ دھوئے اسکو رومال وغیرہ سے خشک کرے۔

۵۔ کھانیکے بعد جو ہاتھ دھوئے تو رومال سے پوچھنے کے پہلے بھیگے ہوئے ہاتھ منھ اور سر پر پھرائے اور یہہ دعا پڑھے۔ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ مِمَّنْ لَا يَرْهَقُ وُجُوْهَهُمْ قَتَرٌ وَّلَا ذِلَّةٌ الحمد للّٰہ الذی ھدانا واطعمنا وسقانا وکل بلاءٍ صالح اولانا۔

منھ پر اور سر پر اس ہاتھ پھرانے سے منھ کی جھائیاں دفع ہو جاتی ہین اور رزق مین زیادتی ہوتی ہے

۶۔ کھانیکے بعد ہاتھ دھو کر وہ ہاتھ اگر آنکھوں اور بھوؤں پر پھیرے تو آشوب چشم نہین ہوتا ہاتھ پھیرتے وقت یہہ دعا پڑھے۔ الحمد للّٰہ المحسن المجمل المنعم المفضل جو کوئی

ایسا کرے تو اُسکو آشوب چشم نہو گا۔

ایک روایت مین ہی کہ کھانیکے بعد ہاتھ دھونے اور خشک کرنے سے پہلے اپنے منھ اور آنکھون پر اس ہاتھ کو پھیرے اور یہہ دعا پڑھے۔ اللھم انی اسالک المحبتہ والزینتہ واعوذ بک من المقت والبغضتہ۔

۷۔ کھانیکے بعد جو کوئی ناگر موتھے سے مُنھ دھوئے تو کوئی بیماری اسکے مُنھ مین نہو گی۔

۸۔ حضرت امام رضا علیہ السلام نے فرمایا اشنان یعنی ردفائی خشک سے مُنھ کا بیرونی حصہ دھویا جاتا ہے مُنھ کے اندر اُس سے دھونیکی ضرورت نہین اسلیے کہ مُنھ کے اندرونی حصہ مین چکنائی باقی نہین رہتی۔

۹۔ کھانے سے پہلے صاحبخانہ کو چاہیے کہ وہ مہمانونسے پہلے ہاتھ دھوئے تاکہ مہمانونکی شرم اور اُنکا حجاب برطرف ہو جائے۔ اور صاحبخانہ کے ہاتھ دھونیکے بعد جو شخص داہنے پر صاحبخانہ کے بیٹھا ہی اُسکا ہاتھ دُھلایا جائے اور اُسکے بعد جو بیٹھا ہی اُسکا ہاتھ اور اسیطرح سے آخر تک ایک کے بعد دوسرے کا ہاتھ دُھلاتے جائین۔

۱۰۔ کھانیکے بعد ہاتھ دُھلانیکی ابتدا مہمانونسے کیجائے کیونکہ صاحبخانہ کو چاہیے کہ وہ سب سے آخر تک دسترخوان پر بیٹھا رہے۔ اور صاحبخانہ کی بائین طرف جو شخص بیٹھا ہی اُس سے ہاتھ دُھلانا شروع کیا جائے۔ اور ایک کے بعد دوسرے کا ہاتھ دُھلاتے ہوئے صاحبخانہ تک پہنچین اور اخیر مین صاحب خانہ ہاتھ دھوئے۔

ایک روایت مین ہی کہ کھانیکے بعد سب سے پہلے اُس شخص کا ہاتھ دُھلایا جائے جو دروازے کے بائین طرف بیٹھا ہو چاہے وہ شخص آزاد ہو چاہے غلام ہو۔ کتاب تعریف مین جو ابو عبد اللہ محمد بن احمد صفوانی کی تالیف ہے لکھا ہے کہ کھانیکے بعد ہاتھ دُھلانیکی ابتدا

اُس سے کیجائے جو سب حاضرین مین اشرف ہو یا سب سے زیادہ عالم ہو۔

۱۱۔ ہاتھ دھونیکے لیے جب طشت رکھا جائے تو اُسوقت بسم اللہ کہنا چاہیے۔

۱۲۔ جب طشت اُٹھایا جائے تو الحمد للہ کہنا چاہیے۔

۱۳۔ ایک ہی طشت مین سب کے ہاتھ دُھلائے جائین یہی حسن خُلق ہی اور جبتک وہ ظرف پانی سے پُر نہو جائے اُٹھایا نہ جائے جب پانی سے لبریز ہو جائے تو پانی پھینک کر پھر وہی رکھا جائے اگر ضرورت باقی ہو۔

۱۴۔ آٹے اور روٹی اور رغورمہ سے ہاتھ دھونا نہ چاہیے ورنہ زوال نعمت ہو جاتا ہے سعد بن قاسم عینانی نے اپنی کتاب اثنا عشریہ مین لکھا ہی کہ بھوسی سے بھی ہاتھ نہ دھونا چاہیے کہ موجب فقر ہے۔

خشک اور تر مٹی سے بھی ہاتھ دھونا موجب فقیری ہی جیسا کہ کتاب آداب المتعلین مین مذکور ہی۔

۱۵۔ بچونکے ہاتھ مُنھ مین اگر کھانیکی چکنائی وغیرہ لگی ہو تو اُنکو بھی دُھلانا سنت ہی ورنہ شیطان اُس چکنائی وغیرہ کو سُونگھتا ہی اور سوتے مین بچہ روتا ہی اور فرشتون کو اُس سے ایذا ہوتی ہی۔

۱۶۔ جب خوان رکھا جائے (یا دسترخوان بچھایا جائے) تو بسم اللہ کہنا چاہیے اور یہہ دعا پڑھے۔ بسم اللہ اللّٰہم اجعلہا نعمۃً مشکورۃً تصل بہا نعمۃ الجنۃ پھر یہہ دعا پڑھے۔ سبحانک اللّٰہم ما ابتلیتنا سبحانک اللّٰہم ما اکثر ما تعطینا سبحانک اکثر ما تعافینا اللّٰہم اوسع علینا وعلی فقراء المومنین المسلمین پھر یہہ دعا پڑھے۔ اللّٰہم ھذا من منّک وفضلک وعطائک فبارک لنا

فیہ ویسوغنا، وارزقنا خلفا اذا اکلنا فرب محتاج الیہ رزقت فاحسنت اللہم اجعلنا من الشاکرین ۔

باربار خدا کا شکر اسطرح سے کرتا رہے ۔ الحمد للہ الذی جعلنی اشتہیہ ۔

۵ا۔ جب کھانیکا ارادہ کرے تو ہر قسم کے کھانیکے واسطے اور ہر لقمہ پر بسم اللہ کہتا رہے اور جب درمیانمین کوئی بات کرے تو پھر بسم اللہ کہے کہ بسم اللہ کہنے سے شیطان بھاگ جاتا ہی اور کھانا مضر نہین ہوتا ۔ جناب امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا مین ضامن ہون اِس امر کا کہ جو شخص کھاتے وقت بسم اللہ کہے کھانیکی وجہ سے وہ بیمار نہوگا ۔ جس کھانے پر بسم اللہ نہ کہی گئی ہو اُسکے کھانے سے نسیان (بھولنے) کا مرض ہو جاتا ہے ۔

بسم اللہ کہنا اگر کھاتے وقت شروع مین بھول جائے اور پھر درمیانمین کھانیکے یاد آوے تو بسم اللہ اسطرح سے کہے ۔ بسم اللہ علی اولہ وعلی اٰخرہ ۔

ایک حدیث مین ہی کہ جب کئی آدمی کھانیمین شریک ہون اور اُنمین سے اگر ایک بھی بسم اللہ کہہ لے تو وہ سب کو کافی ہی ۔

اور کھانے سے پہلے جو بسم اللہ کہے شیطان اُسکے ہمراہ نہین کھاسکتا اور بدون بسم اللہ کہے ہوئے جو کوئی کھاتا ہی تو اُسکے ہمراہ شیطان کھاتا جاتا ہی اگر اُس کھانیوالے نے درمیانمین بسم اللہ کہہ لی تو شیطان الگ ہو جاتا ہی اور جسقدر شیطان کھا چکا ہے اُسکو قے کرکے نکالدیتا ہی ۔ اور جب عشا کا کھانا دسترخوان پر رکھا جاتا ہی اور کھانیوالا بسم اللہ کہتا ہی تو شیطان اپنے ہمراہیون سے کہتا ہی چلو یہان نہ عشا ہی نہ مبیت ہی اور اگر کھانیوالا بسم اللہ نہین کہتا یا بھول جاتا ہی تو شیطان اپنے ہمراہیون سے کہتا ہی آؤ جلدی آؤ تمھارے لیے یہان عشا اور مبیت سب کچھ ہی ۔

جو شخص خدا کا نام کھانے پر لے تو اُس سے اُس کھانے کا سوال آخرت مین نہوگا
جب دسترخوان بچھایا جاتا ہی تو چار ہزار فرشتے اُسکو گھیر لیتے ہین جب کھانیوالے
بسم اللہ کہتے ہین تو فرشتے کہتے ہین بارک اللہ علیکم فی طعامکم خدا تمکو تمھارے کھانے مین
برکت عطا فرمائے اور وہ فرشتے شیطان سے کہتے ہین کہ نکل اے فاسق تجھے اِن
کھانیوالون پر کوئی تسلط نہین ہوسکتا جب وہ لوگ کھانے سے فارغ ہو کر الحمد للہ
کہتے ہین تو فرشتے کہتے ہین یہہ وہ لوگ ہین جنکو خدا نے نعمت عطا فرمائی اور وہ
خدا کا شکر ادا کرتے ہین۔ اور اگر کھانیوالون نے بسم اللہ نہ کہی تو وہ فرشتے شیطان سے
کہتے ہین ای فاسق انکے ہمراہ تو بھی کھا۔ دسترخوان اُٹھانے تک بھی کسی نے اگر نہ
بسم اللہ کہی الحمد للہ کہا تو وہ سب فرشتے کہتے ہین یہہ وہ لوگ ہین جنکو خدا نے نعمت
عطا کی مگر وہ اپنے خدا کو بھولے ہوئے ہین۔

منقول ہی کہ شیطان نے عرض کی خدایا میرا رزق کیا ہوگا ارشاد ہوا جسپر خدا کا نام
نہ لیا جائے بس وہ تیرا حصہ ہی۔

مستحب ہی کہ جب کھانے کو ہاتھ بڑھائے تو یہہ دعا پڑھے۔ بسم اللہ وباللہ والحمد للہ
رب العالمین۔ اسکے پڑھنے کا یہہ ثواب ہی کہ مُنھ مین لقمہ جانے سے پہلے اُس شخص کو خدا بخشدیتا ہی

حضرت امام جعفر صادقؑ کے سامنے جب کھانا لایا جاتا تھا تو وہ جناب یہہ دعا پڑھتے تھے
بسم اللہ وباللہ وھذا من فضل اللہ وبرکۃ رسول اللہ وآل رسول اللہ علیہم
السلام اللھم کما اشبعتنا فاشبع کل مومن ومومنۃ وبارک لنا فی طعامنا۔

اور جب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دست مبارک کھانیکے لیے بڑھاتے تھے
تو یہہ دعا پڑھتے تھے۔ بسم اللہ اللھم بارک لنا فیما رزقتنا وعلیک خلفہ

اور یہہ دعا پڑھنا بھی مستحب ہے۔ الحمد للہ الذی یُطعِمُ ولا یُطعَمُ ویُجیرُ ولا یجار علیہ ویستغنی ویفتقر الیہ اللھم لک الحمد علی ما رزقتنا طعام وادام فی یسر وعافیۃ من غیر کدٍّ منّی ولا مشقّۃٍ بسم اللہ خیر الاسماء رب الارض والسّما بسم الذی لا یضر مع اسمہ داء بسم اللہ الذی لا یضر مع اسمہ شئ وھو السمیع العلیم اللھم اسعدنی من مطعمی ھذا الخیرہ واعذنی من شرہ وامتعنی بنفعہ وسلمنی من ضرہ۔

یہہ دعا بھی اُسوقت کیلیے منقول ہے۔ اللھم انّ ھذا من عطائک فبارک لنا فیہ وسوّغناہ واخلف لنا خلفاً لما اکلناہ او شربناہ من غیر حول منا ولا قوۃ رزقت نا حسنت فلک الحمد ربنا اجعلنا من الشاکرین۔

۱۸۔ جس شخص کو کھانے سے ضرر کا خوف ہو تو وہ یہہ دعا پڑھے۔

بسم اللہ خیر الاسماء بسم اللہ ملاء الارض والسّما الرحمن الرحیم الذی لا یضر مع اسمہ شئی ولا داءٌ۔

یا یہہ دعا پڑھے۔ اللھم انی اسالک باسمک خیر الاسماء ملاء الارض والسماء الرحمان الرحیم الذی لا یضر معہ داءٌ۔

جناب امیر المومنین علیہ السلام نے امام حسن علیہ السلام سے فرمایا ای بیٹے کوئی لقمہ کھانے کا اور کوئی گھونٹ پانی کا نہ کھاؤ نہ پیو جبتک یہہ دعا نہ پڑھ لو۔ اللھم انی اسالک فی اکلتی وشربتی السلامۃ من وعلہ والقوۃ علی طاعتک وذکرک وشکرک فیما بقیتہ فی بدنی وان تشجعنی بقوتھا علی عبادتک وان تلھمنی حسن التحرز من معصیتک۔

ای حسن جب تم اسی دعا کو پڑھ لوگے تو بخار اور درد اور جملہ ضرر سے محفوظ رہوگے اور یہہ دعا بھی جو جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دفع ضرر طعام کیواسطے منقول ہے اسکو

پڑھنا چاہیے۔ بسم اللہ الشافی بسم اللہ الکافی بسم اللہ المعافی بسم الذی لا یضرّ مع اسمہ شیٌٔ ولا داءٌ فی الارض ولا فی السماء وھو السمیع العلیم۔

یہہ دعا بھی اسیواسطے ہی۔ بسم اللہ الذی یسمیہ بہ کل مومن وبہ عز کل مومن وبنورہ الذی اضائت بہ السموات والارض وبقدرتہ التی خضع لھا کل جبار عنید وانتکس کل شیطان مرید من الشر السم والسحر واللمم بسم اللہ العلی الملک الفرد الذی لا الہ الا ھو وننزل من القرآن ما ھو شفاء ورحمۃ للمومنین ولا تزید الظالمین الا خسارا۔

۱۹۔ خدا کا ذکر اور اُسکا شکر اور اُسکی حمد کھانے پر بکثرت کرنا اور ذکر و شکر و حمد سے خاموش نرہنا مستحب ہے۔

حدیث مین ہی جو کھانیوالا شکر کرے وہ بہتر ہی اُس روزہ دار سے جو شکر نہ کرے۔

۲۰۔ باواز بلند کھانے پر حمد کرنا جسکو سنکر اور لوگ حمد کرین اس سی ثواب اور زیادہ ہوجاتا ہی

۲۱۔ مستحب ہے کہ کھاتی وقت فضول اور لغو کلام نہ کرے۔

۲۲۔ جو کچھ خدا نے دیا اُسپر راضی رہنا مستحب ہے۔

حدیث مین ہی جو خدا کے عطا کیے ہوئے تھوڑے رزق پر راضی ہو تو خدا اُسکے تھوڑے عمل پر راضی ہوتا ہے۔

۲۳۔ کھانے سے فارغ ہونیکے بعد خدا کا شکر خدا کی حمد اور دعائین جو منقول ہین پڑھنا مستحب ہی۔

جو مومن کھانے اور پانی سے سیر ہونیکے بعد خدا کا شکر کرے خدا اُسکو روزہ وار کے ثواب سے زیادہ ثواب عطا فرماتا ہی کیونکہ خدا شاکر ہی اور شکر کا جاننے والا ہی اور حمد کیے جانیکا

اور اسمیں دفع علتی ہر سحر اور ... جن ... السمہ

پسند کرتا ہی۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جناب امیر المومنین علیہ السلام سے جو وصیت کی اسمین فرمایا۔ ای علی کھانیسے پہلے بسم اللہ کہو بسم اللہ کہکر کھانا کھاؤ کھانیسے فارغ ہونیکے بعد الحمد للہ کہو کیونکہ دونون فرشتے کراماً کاتبین نیک اعمال برابر لکھتے رہتے ہین جبتک تم خود انکو اپنے پاس سے ہٹا نہ دو (کوئی خلاف عمل کرکے) حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ کبھی مجھے بدہضمی کی شکایت نہین ہوئی کیونکہ مین نے ہمیشہ بسم اللہ کہکر کھانا کھایا اور کھانیسے فارغ ہونیکے بعد الحمد للہ کہا۔

منقول ہی کہ کھانیکے بعد یہہ دعا پڑھے۔ الحمد للہِ الذی یُطعِمُ ولا یُطعَمُ۔

یہہ دعا بھی منقول ہی۔ اللھم لک الحمد بمحمدٍ رسولک لک الحمد اللھم لک الحمد صلّ علی محمد واھل بیتہ۔

یہہ دعا بھی منقول ہی۔ الحمد للہ اللھم ھذا منک ومن نبیّک۔

یہہ دعا بھی منقول ہی۔ الحمد للہ الذی اَطعمنا وسقانا وکفانا وایّدنا وآوانا وانعم علینا وافضل الحمد للہ الذی یُطعِمُ ولا یُطعَمُ۔

یہہ دعا بھی منقول ہی۔ اللھم اکثرت واطبت فزد واشبعت وارویت فھنئہ

اور یہہ دعا بھی منقول ہی۔ الحمدُ للہِ الذی اَطعمنا فی جائعین وسقانا فی ظامئین وکسانا فی عارِینَ وھدانا فی ضالِّین وحملنا فی راجلِین وآوانا فی ضاحین واخدمنا فی عانِین وفضّلنا علی کثیرٍ من العالمِین۔

ایک روایت مین یہہ دعا اسطرح سے منقول ہی۔ الحمد للہ الّذی اشبعنا فی جائعین واروانا فی ظامین وآوانا فی ظاحین حملنا فی راجلین وامنا فی خائفین واخدمنا فی عانین

یہہ دعا بھی منقول ہے۔ الحمد للہ الذی اطعمنی فاشبعنی وسقانی فاروانی وصاننی وحمانی الحمد للہ الذی عرفنی البرکۃ والیمن بما اصبتہ وترکتہ منہ اللہم اجعلنا ہنیئاً مریاً لا وبیاً ولا دویاً وابقنی بعدہ سویاً قائماً بشکرک محافظا علی طاعتک وارزقنی رزقاً دارا واعشنی عیشا قاراً واجعلنی ناسکا باراً واجعلنی مما تیلقانی فی المعاد مہیبا مسارا برحمتک یا ارحم الراحمین۔

یہہ دعا بھی منقول ہے۔ الحمد للہ الذی کفانا واکرمنا وحملنا فی البر والبحر ورزقنا من الطیبات وفضلنا علی کثیر ممن خلق تفضیلاً الحمد للہ الذی کفانا المؤنۃ واسبغ علینا۔

جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب کھانا نوش فرماتے تھے تو یہہ دعا پڑھتے تھے۔ اللہم بارک لنا وارزقنا خیرا منہ

اور جب وہ جناب دودھ نوش فرماتے تو یہہ دعا پڑھتے تھے اللہم بارک لنا فیہ وارزقنا منہ

۴۴- جب دسترخوان بڑھایا جائے تو اسوقت الحمد للہ کہنا چاہیے ان الفاظ میں الحمد للہ رب العالمین اللہم اجعلہا نعمۃ مشکورۃ۔

یا یہہ کہے۔ اللہم اجعلہا نعمۃ محمودۃ مشکورۃ موصولۃ بالجنۃ۔

یہہ دعا بھی اسوقت کیلیے منقول ہے۔ اللہم اکثرت واطبت وبارکت فاشبعت وارویت الحمد للہ الذی یطعم ولا یطعم۔

یہہ دعا بھی منقول ہے۔ الحمد للہ الذی حملنا فی البر والبحر ورزقنا من الطیبات وفضلنا علی کثیر ممن خلق تفضیلاً۔

۲۵- ایک جائے سب ملکر کھانا کھانا سنت ہی- مگر انار کو تنہا کھانا اور پورا انار کھانا سنت ہی- انار کے کھانیمین جو دانہ گرے اُسکو چُن لے اور رومال وغیرہ اپنی گود مین بچھالے اور جو دانہ کھانیمین گرے اُسکو اُٹھا کر کھاتا جاوے کیونکہ ہر ایک انار مین ایک دانہ بہشت کا ہوتا ہی بایں وجہ پورا انار تنہا ہر ایک شخص کو کھانا چاہیے-

ایک روایت مین ہی کہ ہر ایک انار مین کئی دانے بہشتی ہوتے ہین اور یہہ بہشتی دانہ جسکے معدہ مین داخل ہو تو چالیس راتین وہ معدہ نورانی رہتا ہی اور شیطانی وسوسے اُس شخص کو نجات رہتی ہی اور وہ بہشتی دانہ اگر کافر کھانا چاہے تو خداوند عالم ایک فرشتہ بھیجتا ہی جو وہ دانہ اُس کافر سے لے لیتا ہی-

جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب انار نوش فرماتے تھے تو حضرت یہہ چاہتے تھے کہ کوئی اور دوسرا اُسمین شریک نہو- جو مومن پورا ایک انار کھائے تو خداوند عالم شیطانکو چالیس دن تک اُس مومن کے پاس سے دفع کر دیتا ہی اسوجہ سے کہ اُس مومن کا قلب نورانی ہو جاتا ہی- اور جو مومن دو پورے انار کھائے تو ایک سال کامل شیطانکو اُس سے خدا دفع فرما دیتا ہی اور جس شخص سے خدا شیطان کو اسوجہ سے دفع فرمائے کہ اُسکا دل نورانی ہی تو ایسا شخص گناہ نکریگا اور جب گناہ نہ کیا تو وہ شخص داخل بہشت ہوگا- ان سب احادیث سے یہہ ظاہر ہوتا ہی کہ ایک انار کے کھانیمین کئی آدمیونکی شرکت نہونی چاہیے- اور اگر چند آدمی ایک جگہ انار کے کھانیکے لیے جمع ہون اور ہر شخص ایک پورا انار یا کئی پورے انار بلا شرکت کھائے تو اسمین حرج نہین ہے-

حدیث مین وارد ہوا ہے کہ ایک شخص کا کھانا دو کو کافی ہو سکتا ہے اور دو کا تین کو اور تین کا چار کو-

جو شخص اپنے سب عیال کو جمع کرکے اُنکے ساتھ کھانا کھائے اور سب کے سب کھانیوالے شروع مین بسم اللہ کہین اور آخر مین الحمد للہ کہین تو دسترخوان اُٹھانے سے پہلے سب کی مغفرت ہوجاتی ہی۔

جس کھانیکو چند آدمی شریک ہوکر کھائین اُسمین زیادہ برکت ہوتی ہی خدا کو لوگونکا وہ کھانا پسند ہی جسکو کئی شخص ایک دسترخوان پر ملکر کھائین۔

جب بندہ اپنے ایمانی بھائی کیساتھ دسترخوان پر بیٹھکر کھانا کھاتا ہی تو خدا کی رحمت اُن پر نازل ہوتی ہی اور کھانیمین برکت ہوجاتی ہی۔ اور جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے جن تین شخصون پر لعنت کی ہی منجملہ اُنکے ایک وہ شخص ہی جو اکیلے کھانا کھائے منقول ہی کہ جناب یعقوب علی نبینا و علیہ السلام کا جناب یوسف علیہ السلام کے فراق مین مبتلا ہونیکا باعث یہہ ہوا کہ حضرت یعقوب علیہ السلام نے ایک فربہ موٹا تازہ دُنبہ ذبح کیا اور ایک شخص منجملہ اُنکے صحاب کے محتاج تھا اُسکے پاس افطار کرنیکو کچھ نہ تھا حضرت یعقوب علیہ السلام اُسکو بھول گئے ور اُسکے لیے کھانا نہین بھیجا بس اسی وجہ سے فراق یوسف مین وہ حضرت مبتلا کیے گئے اور اسکے بعد اُس جناب نے یہہ طریقہ اختیار فرمایا تھا کہ روزانہ ایک منادی صبح کو ندا کرتا تھا کہ جو کوئی روزہ سے نہو وہ حضرت یعقوب کے یہان آکر کھانا کھائے۔ اور ایک منادی شام کو پکارتا تھا کہ جو کوئی روزہ دار ہو وہ حضرت یعقوب کے یہان آکر افطار کرے۔

ایک روایت مین ہی کہ حضرت یعقوب علیہ السلام کے مکانسے ایک فرسخ تک منادی جاکر صبح شام دونون وقت پکارتا تھا کہ جس کسی کو کھانیکی خواہش ہو وہ آل یعقوب کے پاس آکر کھانا کھا جائے۔

۲۶۔ نمکین چیز سے کھانا شروع کرنے اور نمکین ہی پر ختم کرنے سے ستر بیماریونسے آدمی

محفوظ رہتا ہے منجملہ اُنکے جنون ہی - جذام - برص - حلق کا درد - دانتونکا درد - پیٹ کا درد - اور زردی (الماء الاصفر) اور حماقت - جو نمکین سے شروع کرے اور نمکین ہی پر ختم کرے درد قولنج سے محفوظ رہیگا - اگر آدمیونکو نمک کے فوائد اور منافع اچھی طرح معلوم ہوتے تو تریاق پر اُسکو مقدم کرتے -

ایک روایت مین ہی کہ نمک سے ستّر بیماریونکو شفا ہوتی ہی -

ایک حدیث مین ہی کہ تین لقمے نمکین کھانیکے بہتر[۷۲] قسم کی بلاؤنکو روکتے ہین -

ایک روایت مین ہی کہ نمکین سے ستّر بیماریان ایسی دفع ہوجاتی ہین کہ جنکو سوائے خداوندتعالےٰ اور کوئی نہین جانتا -

ایک حدیث مین ہی جو نمکین سب کھانونسے پہلے کھائے اور نمکین ہی پر کھانا تمام کرے تو تین سو تیس[۳۳۰] قسم کی بلائین خدا اُس سے دفع کرتا ہی اور سب سے چھوٹی بلا اُنمین کی جذام ہی -

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہی کہ جو کوئی پہلے لقمہ پر نمک چھڑک کر کھائے تو وہ غنی ہوجاتا ہی -

دوسری روایت مین ہی کہ پہلے لقمہ پر نمک چھڑک کر کھانے سے سفید اور کالے نقطے جو چہرے پر پیدا ہوجاتے ہین جاتے رہتے ہین اور جس دسترخوان پر نمک نہو اُسمین برکت نہین ہوتی نمک سے شروع کرنا موجب صحت بدن ہی خداوندعالم نے حضرت موسیٰ پر وحی نازل فرمائی کہ اپنی اُمت کو حکم دو کہ نمکین سے کھانا شروع کرین اور نمکین ہی پر ختم کرین اور اگر وہ ایسا نہ کرین اور کوئی مرض وغیرہ اُنکو عارض ہو تو وہ اپنے آپ ہی کو اُسکا الزام دین -

ایک حدیث مین ہی کہ سرکہ سے شروع کرنا ایسا ہی ہی کہ گویا نمک سے شروع کیا سرکہ کھانے سے عقل زیادہ ہوتی ہی۔

دوسری حدیث مین ہی کہ سرکہ سے ذہن تیز ہوتا ہی عقل زیادہ ہوتی ہی۔

بعض حدیثو نمین ہی کہ سرکہ سے کھانا شروع کرے اور سرکہ ہی پر ختم کرے۔

ایک روایت مین ہی کہ حضرت امام ابوالحسن حضرت علی رضا علیہ السلام کھانا نوش فرماتے وقت باذروج کو طلب فرماتے تھے اور اُس سے کھانیکی ابتدا فرماتے تھے اور ارشاد فرماتے تھے کہ مین باذروج سے کھانا شروع کرنیکو پسند کرتا ہون اس سے سُدّے دفع ہوتے ہین بھوک خوب کُھلتی ہی سِل کی بیماری دفع ہوجاتی ہی اور باذروج کو کھانیکے شروع مین اگر مین کھالیتا ہون تو پھر کسی کھانے سے کسی بیماری کے ہونیکا مجھے خوف باقی نہین رہتا کبھی اسکے بعد فرمایا باذروج ہی پر کھانا تمام کرو کیونکہ وہ ہاضم بھی ہی اور مشتہی بھی۔

۲۷۔ جب دسترخوان پر روٹی رکھدی جائے اور گوشت وغیرہ ابھی نہ لائے ہون تو بلا انتظار گوشت وغیرہ کے روٹی ہی سے کھانا شروع کرنا چاہیے کیونکہ روٹی کی تعظیم ضروری ہی اور اُسکی یہی تعظیم ہی کہ بلا انتظار کسی اور چیز کے اُسکا کھانا شروع کردیا جائے

۲۸۔ صاحبخانہ کو سب سے پہلے کھانیکی ابتدا کرنا چاہیے اور سب کے آخر مین ختم کرنا چاہیے۔

۲۹۔ صاحبخانہ کو چاہیے کہ مہمان کیساتھ کھائے مہمانکو اپنے سے علیحدہ نہ کھلائے خدا کو یہی طریقہ پسند ہی اور اسی مین خدا راضی ہوتا ہی جبتک مہمان کھانے سے ہاتھ نہ اُٹھائے صاحبخانہ کو ہاتھ اُٹھانا نہ چاہیے۔

۳۰۔ جتنے آدمی موجود ہون سب سے کھانیکے واسطے کہا جائے جو کھانا کھانا منظور

نہ کرے تو اُسے پانی ہی پینے کو کہا جائے

کھانا کھاتے مین جب کوئی شخص اُدھر سے گذرے اور کھانا کھانیوالون پر وہ شخص سلام نہ کرے تو اُسکو کھانیکی دعوت ندینا چاہیے۔

۳۱۔ اول وقت نماز کے اگر کھانا سامنے آجاوے تو پہلے کھانا کھا لیا جاوے اور اگر نماز کے وقت سے اسقدر وقت گزر گیا ہو کہ اگر اب کھانا کھایا جاویگا تو نماز مین دیر ہو جاویگی تو پھر پہلے نماز پڑھے اُسکے بعد کھانا کھائے۔ متعدد احادیث من یہی مضمون وارد ہی اور کتاب دروس مین جناب شہید اول نے فرمایا ہی کہ نماز کیوقت اگر کھانا سامنے آجائے اور نماز کا وقت وسیع بھی ہو اور کوئی غیر کھانے کیلیے اُسکا منتظر نہو تو اُسوقت یہی افضل ہی کہ نماز کو مقدم کرے۔

پہلا قول اہل سنت کی روایتون اور اُنکے عمل کیموافق ہی اور صاحب دروس کے قول کو ترجیح ہی۔

۳۲۔ کھانا کھاتے وقت رومال اپنے کپڑون پر نہ ڈالے جیسا آجکل لوگونکا یہی طریقہ ہوگیا ہی خاصکر دولتمندون نے یہی طریقہ اختیار کر لیا ہی حضرت امام موسی کاظم علیہ السلام کے سامنے کھانیکے وقت رومال حاضر کیا گیا تا کہ وہ جناب غذا نوش فرماتے وقت اُسکو کپڑون پر ڈال لین حضرت نے اُس سے انکار فرمایا اور رومال نہین ڈالنے دیا اور نہین ڈالا۔

دوسری روایت مین ہی کہ اُس جناب کی خدمتمین وقت غذا رومال اس غرض سے لایا گیا کہ وہ جناب گھٹنون پر اُسے ڈال لین حضرت نے اُس سے انکار کیا اور فرمایا عرب کا یہہ طریقہ نہین ہی بلکہ غیر عرب کا طریقہ ہی۔

تیسری روایت مین ہی کہ رومال حضرت کے زانو پر ڈالدیا گیا تھا حضرت نے اُتار کر اُسے علیحدہ رکھدیا۔

۴۳۔ روٹی کو سُونگھنا نہ چاہیے جیسے جانور سُونگھتے ہین۔

۴۴۔ کھاتے وقت روٹیونکا شمار نہ کرے ورنہ رزق مین کمی ہوجاتی ہی۔

۴۵۔ روٹی کو پیالے وغیرہ کے نیچے نہ رکھے۔

۴۶۔ روٹی اور دسترخوان پر پاؤن نہ رکھے۔

۴۷۔ کھانا کھاتے وقت اسطرح سے بیٹھے جیسے غلام اور غریب لوگ بیٹھتے ہین۔ یعنے عاجزی اور انکسار اور تواضع کی نشست کرے متکبرانہ جابرانہ نشست کھانیکیوقت نہ بیٹھے۔

حضرت امیرالمومنین علیہ السلام نے فرمایا کھاتے وقت اسطرح بیٹھو جیسے غلام بیٹھتے ہین ایک پیر دوسرے پیر پر رکھکر پلتھی مار کر نہ بیٹھو۔

کتاب دعائم مین ہی کہ کھاتے وقت ایک زانو پر بیٹھو غلامونکی طرح بیٹھو جسطرح غلام کھاتے ہین اسطرح سے کھاؤ۔

۴۸۔ زمین پر بیٹھکر کھانا کھائے روٹی دار بچھونے پر بیٹھکر کھانے سے روزی کم ہوجاتی فقیری آتی ہی۔

۴۹۔ انس بن مالک سے اہل سنت و جماعت کے پاس روایت ہی کہ جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خوان پر کبھی کھانا نہین کھایا بلکہ چمڑے پر نوش فرماتے تھے اسلیے کہ اسطرح سے کھانا کھانے مین انتہا درجہ کی عاجزی اور تواضع ظاہر ہوتی ہی۔
خوان سے مراد چوکی تپائی وغیرہ ہی جسمین پائے لگے ہون اور زمین سے بلند ہو۔

۴۰۔ کھاتے وقت ایک پیر دوسرے پیر پہ نہ رکھے۔

۴۱۔ چوزانو یلتھی مار کے نہ بیٹھے کہ خدا کو ایسی نشست ناپسند ہی اور ایسے بیٹھنے والے سے خدا ناراض ہی۔ اور جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ایسی نشست کبھی نہین بیٹھے۔

ایک روایت مین یہہ جو وارد ہوا ہی کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے چوزانو بیٹھ کر کھانا نوش فرمایا وہ ان حدیثو نکے مخالف نہین ہی بلکہ اُس جناب نے اسطرح کی نشست سے اسلیے نوش فرمایا ہوگا کہ لوگو نکو یہہ معلوم ہو جائے کہ اسطرح سے بیٹھ کر کھانا کھانا جائز ہی حرام نہین ہی گو مکروہ ہی۔

۴۲۔ بائین پیر پر بیٹھے اور بائین طرف زور دے۔

۴۳۔ ساگ اور سبز میوے وغیرہ دسترخوان پر ہونا چاہیے کہ وہ دسترخوان کی زیور ہین۔

۴۴۔ سنت ہی کہ دسترخوان محمدؐ اور احمدؐ کے نام سے خالی نہو۔ یعنے کھانیوالو نمین محمدؐ یا احمدؐ نامے تا امکان کوئی ضرور رہے کیونکہ جس دسترخوان پر محمدؐ یا احمدؐ نامے ہون تو وہ مکان دنمین دو بار خدا کی تقدیس کرتا ہی۔

۴۵۔ تین اُنگلی (انگوٹھا اور کلمہ کی اُنگلی اور بیچکی اُنگلی) سے کھانا سُنت ہی اور چاہی چوتھی اُنگلی بھی ملالے اور چاہے تو پانچون اُنگلیو نسے کھائے۔ دو اُنگلیو نسے کھانا نہ چاہیے کیونکہ متکبر مغرور جبار لوگ دو ہی اُنگلیو نسے کھاتے ہین اور یہہ طریقہ شیطان کے کھانیکا ہی۔

ایک روایت مین ہی کہ ایک اُنگلی سے کھانا شیطانی کھانا ہی اور دو اُنگلیو نسے کھانیکا طریقہ جبارو نکا ہی اور تین اُنگلیو نسے کھانا حضرات انبیا کا طریقہ ہی۔

تین اُنگلیو نسے کھانا مستحب ہونیکی بابتہ بہت سی حدیثین وارد ہوئی ہین مگر کتاب

دعائم مین آنحضرتؐ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور جناب امیرالمومنین علیہ السلام سے یہہ منقول ہی کہ تین اُنگلیونسے کھانا نہ چاہیے۔

اُسی کتاب دعائم مین ہی کہ جناب امام جعفر صادق علیہ السلام پانچون اُنگلیونسے نوش فرماتے تھے کہ جناب رسالتمآبؐ اسیطرحسے کھانا نوش فرماتے تھے جبارون کی طرح نہین کھاتے تھے۔

کتاب فردوس مین مذکور ہی کہ پانچون اُنگلیونسے کھانا سنت ہی اور روایت ہی کہ آنحضرتؐ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تین اُنگلیونسے نوش فرماتے تھے۔ اور دو اُنگلیونسے کھانا مکروہ ہی۔ اور انھین احادیث سے ظاہر ہوتا ہی کہ چھری اور کانٹے سے کھانا مکروہ ہی جیساکہ آجکل لوگ کر رہے ہین۔

اور روٹی سے مثل چمچہ وغیرہ بناکر کھانا کہ تین اُنگلیان اسکو نہ چھوئین مکروہ ہی۔ اور اگر تین یا سب اُنگلیان اس روٹی کے چمچہ کو چھوتی ہون تو اُسکے مکروہ ہونیمین تامل ہی۔

۴۶۔ جو چیز قریب ہو اُسکو کھائے۔ دوسرونکے سامنے جو چیز رکھی ہو اُسے نہ کھائے لیکن اگر محض فواکہ کا دسترخوان ہو تو دوسرے شخص کی سامنے جو میوہ رکھا ہی وہ کھا سکتا ہی۔

۴۷۔ داہنے ہاتھ سے کھانا چاہیے۔

بائین ہاتھ سے بلاضرورت نہ کھائے شیطان بائین ہاتھ سے کھاتا ہی انگور اور انار کی بابتہ حدیث مین ہی کہ چاہے دونون ہاتھ سے کھائے۔

۴۸۔ چھوٹے چھوٹے لقمہ کھانا چاہیے۔

۴۹۔ لقمے کو خوب اچھی طرح چابے۔

۵۰۔ مُنھ کے ایک ہی طرف لقمے کو چابے جسطرف چبا رہا ہی اُسطرف سے دوسری جانب

لقمہ کو چابنے کیلیے منہ لیجائے۔

۵۱۔ کھانیمن اور ونکی طرف بہت کم دیکھے۔

۵۲۔ کم کھانا سنت ہی اور اگر زیادہ کھانے سے ضرر کا گمان ہو تو زیادہ کھانا حرام ہی جو زیادہ کھانے اور پینے کا عادی ہوجائے تو وہ قسیّ القلب ہوجاتا ہی خدا سے قرب اُسی بندہ کو ہی جسکا شکم پُر نہو اور جسکا پیٹ خوب پُر ہو خدا کو وہ ناپسند ہی۔

خداوند عالم زیادہ کھانا کھانیوالیکو پسند نہین فرماتا۔ بھرے ہوئے پیٹ سے زیادہ کوئی شئی خدا کو ناپسند نہین ہی۔

زیادہ کھانے سے دل اسطرحسے مُردہ ہوجاتا ہی جسطرح زیادہ پانی سے درخت خشک ہوجاتا ہی۔

قلب مومن کو کثرت غذا سے زیادہ کوئی چیز مضر نہین۔

غذا کی زیادتی سے قساوت قلبی اور شہوت پیدا ہوتی ہی۔

کھانیکی زیادتی سے پیٹ اور معدہ خراب ہوتا ہی۔ بیماریان پیدا ہوتی ہین۔ عبادت مین سستی کاہلی ہوجاتی ہی۔ جسکی غذا کم ہو اُسکا بدن صحیح رہتا ہی دل صاف رہتا ہی۔ زیادہ کھانیوالے کی صحت جسمانی خراب ہوجاتی ہی اور دلمین قساوت پیدا ہوجاتی ہی ایک لقمہ کی زیادتی بہت سے لقمون سے مانع ہوجاتی ہی۔

مومن جو چیزین حلال اور جائز ہین وہی کھاتا ہی حرام اور مشتبہ چیزین نہین کھاتا کافر حرام حلال مشتبہ غیر مشتبہ جو کچھ ملجائے وہ سب کھاتا ہی۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا بخار کے علاوہ جملہ بیماریان بدہضمی سے پیدا ہوتی ہین۔

۵۳۔ جب تک پہلی غذا کامل طور سے ہضم نہو جائے دوسری غذا نہ کھائے ورنہ

برس ہوجاتا ہی۔

۵۴۔ مستحب ہی کہ خواہش باقی رہنے پر کھانا ختم کر دے (تھوڑی بھوک باقی رہنے دے) اسی مین انسانکی صحت اچھی رہتی ہی۔

شکم جب خوب بھرجاتا ہی تو طغیان کرتا ہی۔ پر شکم کو خدا دوست نہین رکھتا۔ دنیا مین جو زیادہ کھائیگا۔ آخرت مین وہ بھوکا رہیگا۔

جس کا کھانا کم ہوگا قیامت مین اُسکو حساب کم دینا ہوگا۔

حضرت امام جعفر صادقؑ سے لوگون نے عرض کیا کہ آپکے والد ماجد (حضرت امام محمد باقر علیہ السلام) سے لوگ روایت کرتے ہین کہ جناب رسولخداؐ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے گیہونکی روٹی تمام عمر مین کبھی نہین کھائی جواب مین حضرت نے فرمایا کہ ہان صحیح ہی گیہونکی روٹی تو کبھی اُس جنابؐ نے کھائی ہی نہین اور جو کی روٹی جو تناول فرماتے تھے وہ بھی پیٹ بھر کر نہین کھاتے تھے۔

ایک روایت مین ہی کہ مبعوث ہونیکے بعد تین روز متصل برابر کبھی گیہونکی روٹی پیٹ بھر کے آنحضرتؐ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نہین نوش فرمائی۔

۵۵۔ جب کھانا کھائے تو جو شخص سامنے بیٹھا ہو اُسکو کھلائے اور پانی پیتے وقت اُسکو پلائے جو داہنی طرف بیٹھا ہو۔

جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہی کرتے تھے۔

اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے کہ جو کوئی اپنے برادر ایمانی کو شیرین چیز کا لقمہ محض خدا کی خوشنودی کیلیے کھلائے تو خداوندعالم قیامت کی تلخی سے اُسکو محفوظ رکھیگا۔

۵۶۔ دسترخوان پر کھاتے وقت ایسے حرکات کرنا یا ایسی باتین کرنا جن سے لوگون کو نفرت پیدا ہو نہ چاہیے۔
مؤلف فرماتے ہین کہ اس مضمونکی کوئی حدیث مجھے نہین ملی مگر بعض اہل علم نے اسکو بھی آداب طعام مین ذکر کیا ہی۔ اور عقل سلیم اسکو قبول کرتی ہی۔
۵۷۔ کھاتے وقت جب کھانسی یا چھینک آوے تو مُنھ کو بند کر لینا چاہیے اسکے متعلق بھی کوئی حدیث مؤلف کو نہین ملی۔
۵۸۔ روٹی کو اوپر کیطرف سے توڑنا چاہیے جیسا کہ حضرت امام رضا علیہ السلام کرتے تھے۔
۵۹۔ مکھی اگر کھانے مین گر پڑے تو اُسکو پوری طور سے کھانے مین ڈبا کر نکالکر پھینکدی کیونکہ مکھی کے ایک بازو مین بیماریونکا مادہ ہی اور دوسرے بازو مین مکھی کے شفا ہی اور مکھی وہی پر اپنا کھانے مین ڈباتی ہی جسمین بیماری کا مادّہ ہی۔
۶۰۔ میوہ جات کو دھو کر کھائے کیونکہ ہر میوہ کے اوپر زہر ہی۔
۶۱۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام خرُمہ کو چھیل کر اُسکا پوست اُتار کر کھانا مکروہ جانتے تھے۔
۶۲۔ انار کو مع گٹھلی کے کھانا چاہیے اُس سے معدہ صاف ہوتا ہی۔ بدہضمی دفع ہوتی ہی۔ کھانا ہضم ہوتا ہی گٹھلی معدہ مین تسبیح کرتی ہی۔
۶۳۔ کھیرے کو نمک سے کھانا چاہیے اور اسکو نیچے کیطرف سے کھائے اسطرح کھانے سے برکت ہوتی ہی۔
۶۴۔ ایک وقت دو قسم کے میوے نہ کھائے بلکہ ایک ہی قسم کا میوہ ایک وقت مین کھانا چاہیے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو ایک وقت مین ایک ہی قسم کا میوہ کھائیگا اُس کو ضرر نہوگا۔

۶۵۔ انگور کا ایک ایک دانہ کھانا یا دُو دُو کھانا مستحب ہی اور تین یا چار دانہ ایک دفعہ مین کھانے سے حرص معلوم ہوتی ہی۔

۶۶۔ انگور اور انار کے سوایے اور فواکھ کے دو دو عدد ایک دفعہ نہ کھانا چاہیے خصوصاً جبکہ اور مسلمان لوگونکے ساتھ کھاتا ہو ہان اگر وہ لوگ اجازت دیدین تو مضایقہ نہین۔ اور اگر تنہا ہو تو اختیار ہی جسطرح سے چاہے کھائے۔

۶۷۔ جب نیا میوہ فصل مین نکلے اور اُسکو کھائے تو پہلے اُسکو بوسہ دے اور آنکھون پر اُسکو رکھے اور یہہ دعا پڑھے۔ اللّٰھم کما اذقتنا اولھا فی عافیۃ فاذقنا آخرھا فی عافیۃ۔

جناب رسالتمآبؐ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نیا میوہ جب نوش فرماتے تھے تو یہی عمل کرتے تھے۔

۶۸۔ پُرانا میوہ نئے میوے کو ملا کر کھانا چاہیے۔

جناب رسالتمآبؐ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نیا پُرانا خرمہ ملا کر نوش فرماتے تھے اور فرماتے تھے کہ اسطرح سے کھانیمن شیطان کو بہت رنج ہوتا ہی اور وہ کہتا ہی کہ یہہ شخص یہہ ابن آدم اتنا زندہ رہا کہ نیا میوہ پُرانے میوہ سے ملا کر اسکو کھانا نصیب ہوا

۶۹۔ خادمونکے ساتھ کھانا کھائے تو اُنکے لیے علیحدہ خوان یا دسترخوان نہ بچھائے کیونکہ عاجزی اور تواضع انکسار کا اظہار اسی مین ہی جو شخص خدام کیساتھ کھانا کھائے بہشت اُسکا مشتاق رہتا ہی۔

۷۰۔ دسترخوان پر دیر تک بیٹھنا چاہیے یہہ زمانہ عمر مین شمار نہین ہوتا ہی ایک حدیث حسن مین ہی کہ دسترخوان پر دیر تک بیٹھنے سے عمر زیادہ ہوتی ہی۔

۷۱۔ برتنون مین کھانا کھلا ہوا نہ رکھے بلکہ سرپوش سے ڈھانک دے ورنہ شیطان اُسمین تھوک دیتا ہی اور جسقدر چاہے کھا لیتا ہی۔

۷۲۔ صاحب خانہ کو چاہیے کہ آپ بنفس نفیس خود مہمانونکی خدمت کرے خود اُنکے ہاتھ دھلائے۔

اگر مہمانونمین باپ بیٹے ہون تو باپ کا ہاتھ صاحب خانہ دھلائے اور بیٹے کا ہاتھ صاحب خانہ کا بیٹا دھلائے تاکہ مساوات رہے۔

جناب امیر المومنین علیہ السلام یہی کرتے تھے جب کوئی باپ بیٹے اُس جناب کے یہان مہمان ہوتے تھے تو باپ کے ہاتھ خود حضرت دھلاتے تھے اور بیٹے کے ہاتھ جناب محمد بن حنفیہ دھلاتے تھے۔ اور حضرت امیر علیہ السلام فرماتے تھے کہ اگر تنہا بیٹا آتا تو مین خود اُسکے ہاتھ دھلاتا اور جب باپ بیٹے دونون آوین تو یہی عمل کرنا چاہیے کیونکہ باپ اور بیٹے کو برابر رکھنا خدا پسند نہین فرماتا۔

۷۳۔ روٹی چھوٹی یا (پتلی پتلی) پکانا چاہیے کیونکہ ہر روٹی مین برکت ہوتی ہی

۷۴۔ رات کی غذا ترک نہ کرنا چاہیے اگرچہ ایک لقمہ یا ایک خرمہ کھائے یا تین لقمے روٹی کے نمک سے کھائے اور کم سے کم یہہ ہی کہ ایک گھونٹ پانی پی لے یا سوکھا خراب خرمہ کھالے۔

راتکی غذا ترک کرنے سے بدن خراب ہو جاتا ہی۔ راتکی غذا جسم کو قوت دیتی ہی بوڑھے جوان دونونکا باعث قوت ہی۔ ایک حدیث مین ہی کہ بدن کی

پہلی خرابی رات کی غذا نہ کھانے سے ہوتی ہی۔
جو رات کو غذا ترک کرے تو اُسکے بدنمین جو عشا نامی رگ ہی وہ مرجاتی ہی اور
پھر کبھی زندہ نہین ہوتی اور اسکی طاقت گھٹ جاتی ہی جو پھر پلٹ کر نہین آتی۔
اور جو ہفتہ اور اتوار دونون دن برابر رات کی غذا ترک کرے تو جو طاقت اُسکی
چلی جاتی ہی وہ چالیس روز تک پھر نہین آتی۔ بدنمین ایک رگ ہی اسکا نام عشا ہی
جو رات کی غذا نہین کرتا وہ رگ اُسکے لیے صبح تک بد دعا کرتی رہتی ہی کہ جیسا تُو نے مجھے
بھوکا پیاسا رکھا ہی خدا تجھے بھی ایسا ہی رکھے۔
۵ے۔ رات کا کھانا بعد نماز عشا ہونا چاہیے کہ وہ زیادہ نافع ہی اور انبیا اور آئمہ علیہم السلام
اسی وقت رات کا کھانا نوش فرماتے تھے۔
۶ے۔ بوڑھا شخص خالی پیٹ نہ سوئے۔
۷ے۔ کھانیکو مُنہ سے نہ پھونکے ورنہ برکت جاتی ہی۔
بعض حدیثونمین ہی کہ گرم کھانیکو ٹھنڈا کرنے کیلیے اگر منھ سے پھونکے تو کچھ ہرج نہین ہی۔
۸ے۔ گرم کھانا کبھی نہ کھائے بلکہ ٹھنڈے ہونے کا انتظار کرے سرد کھانیمین برکت
ہی گرم کھانیمین برکت نہین ہی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا گرم کھانیمین برکت
نہین ہی اور شیطان اُسمین شریک رہتا ہی۔ ٹھنڈے کھانیمین برکت زیادہ ہوتی ہی۔
کھانیوالا خوب سیر ہوجاتا ہی۔ مرنے کا اُس سے خوف نہین ہوتا۔ گرم کھانا دیکھکر جہنم
کو یاد کرنا چاہیے۔
۹ے۔ پیالہ وغیرہ کے درمیان سے نہ کھائے بلکہ کنارے سے کھانا چاہیے کیونکہ
برکت درمیان کاسہ سے آتی ہی۔

۸۰۔ دسترخوان پر گوشت کو چھری چاقو سے نہ کاٹنا چاہیے۔

۸۱۔ روٹی کو چھری سے نہ کاٹے بلکہ ہاتھ سے توڑے روٹی کا کاٹنا اُسکی بیحرمتی ہی ہاتھ سے توڑنے مین اُسکا احترام ہی۔ بعض حدیثون مین چھری سے کاٹنے کی جو اجازت مذکور ہی اُس سے یہہ غرض ہی کہ کاٹنا حرام نہین ہی۔

۸۲۔ جوتا پہنے ہوئے کھانا نہ کھانا چاہیے بلکہ کھانیکے وقت جوتا اُتار دینا چاہیے۔

۸۳۔ ہڈی مین جو گوشت لگا ہوا رہتا ہی اُسکو بالکل صاف نہ کرلے بلکہ ہڈی پر کچھ لگا رہنے دے اسلیے کہ وہ قوم جن کا حصہ ہی اور جو کوئی اسکے خلاف کریگا تو اُس کے گھر کی خیر و برکت جاتی رہیگی۔

ایک حدیث مین بالکل ہڈی صاف کرلینے کی اجازت ہی مگر اُس سے مراد یہہ ہی کہ یہہ فعل حرام نہین ہی۔

۸۴۔ کھاتے وقت اگر کوئی سائل آجاوے تو اُسکو رد نہ کرنا چاہیے۔

۸۵۔ حالت جنابت مین کھانا کھانا مکروہ ہی اور اُس سے فقیری اور برص اور نسیان کا مرض ہوجاتا ہی۔ ہان اگر وضو یا کلی کرلے یا ناک مین پانی کھینچے سُڑکے یا مُنہ ہاتھ دھولے تو کراہت جاتی رہتی ہی

۸۶۔ ہندیا یعنی کاسنی کو کھاتیوقت جھٹکنا نہ چاہیے کیونکہ ہر صبح اُسپر ایک قطرہ بہشت سے ٹپکتا ہی۔

۸۷۔ جس دسترخوان پر شراب یا کوئی اور نشہ دار چیز کھائی پی جاتی ہو اُن لوگونکے ہمراہ کھانا نہ کھائے نہ اُنکے ہمراہ وہان بیٹھے وہان بیٹھنا اور کھانا حرام ہی اور لعنت جو وہان نازل ہوگی اُسمین سب داخل ہونگے۔

شراب ہر برائی کی کنجی ہی۔

جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ملعون ہی ملعون ہی جو شراب کے دسترخوان پر بیٹھے۔

دوسری حدیث مین فرمایا جو شخص خدا پر اور قیامت پر ایمان لایا ہو وہ شراب کے دسترخوان پر نہ بیٹھیگا۔

اور اس ممانعت کی لم (فاضل) نے تو یہہ لکھی ہی کہ ایسا مجمع اکثر موجب فساد ہوا کرتا ہی اور لہو ولعب مین داخل ہی۔

جناب ابن ادریس علیہ الرحمہ نے فرمایا جس دسترخوان پر خدا کی نافرمانی کیجائے اسپر کھانا حرام ہی۔

۸۸۔ کچا گوشت نہ کھانا چاہیے کچا گوشت درندونکی غذا ہی اور اس سے پیٹ مین کیڑے پیدا ہوتے ہین۔

۸۹۔ بلا ضرورت شدید چلتے ہوئے کھانا نہ کھانا چاہیے۔ اور جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ایک مرتبہ دودھ مین بھیگا ہوا روٹی کا ٹکڑا ہو راہ چلتے ہوئے نوش فرمانا منقول ہی اس سے غرض یہہ ہی کہ راہ چلتے ہوئے کھانا کچھ حرام نہین ہی۔ اور جناب امیرالمومنین علیہ السلام نے بھی جو یہہ فرمایا کہ (راہ چلتے کھانے مین کچھ حرج نہین ہی اس سے بھی غرض حضرت کی یہی ہی کہ حرام نہین ہی۔

۹۰۔ تکیہ لگا کر پیٹ کے بل یا چت لیٹ کر کھانا منع ہی۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بعد مبعوث ہونیکے کبھی اسطرح کھانا نوش نہین فرمایا جو عجز وانکسار وتواضع کے خلاف ہی۔ اور کسی نبی نے بعد بعثت تکیہ لگا کر کھانا نہین کھایا۔

اور ایک روایت مین حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کا اسطرح نوش فرمانا جو منقول ہی
اُس سے مقصود وہی ہی کہ اسطرح سے کھانا کچھ حرام نہین ہی مگر مکروہ ہی خلاف ادب خلاف
تواضع و انکسار ہی۔

۹۱۔ کھڑے کھڑے کھانا منع ہی۔

۹۲۔ بازار مین کھانا منع ہی کیونکہ رذیل پنا ہی اور بازار مین شیاطین کا گھر ہین
اور زمین مین سب سے بڑی جگہ ہین۔ گلی کوچہ مین بھی کھانا منع ہی۔
مساجد مین بھی منع ہی کیونکہ وہ عبادت کی جگہ ہین نہ کھانے پینے کی۔

۹۳۔ سونے چاندی کے ظروف مین بھی کھانا نہ کھائے کیونکہ سونے چاندی کے
برتنون مین کھانا حرام ہی۔ اور بدری ظروف (جنمین سونا چاندی ٹکڑے ٹکڑے کرکے لگایا
جاتا ہی) اُنمین بھی کھانا حرام ہی۔

۹۴۔ سلاطین کے دسترخوان سے کھانا نہ کھائے۔

۹۵۔ ذی روح سواری کی پشت پر نہ کھائے اُس سے فقیری ہوتی ہی۔ اثنا عشریہ مین اُسکو سید ابن
قاسم میناتی نے لکھا ہی۔

۹۶۔ مسلمان کی دعوت رد نہ کرے چاہے وہ پانچ میل پر کیون نہ رہتا ہو مسلمانکی دعوت
قبول کرنا دینی بات ہی۔
ایک حدیث مین ہی مسلمانکی دعوت قبول کرنا اُن حقوق سے ہی جو ہر شخص پر واجب ہین۔
دوسری حدیث مین ہی جسنے مسلمانکی دعوت قبول نہ کی اُسنے خدا کا گناہ کیا حضرت امام رضا
علیہ السلام نے فرمایا سخی آدمی اور لوگونکے کھانیکو اسلیے کھاتا ہی کہ اور لوگ اُسکا کھانا
کھائین۔ اور بخیل اسواسطے اورونکے یہان نہین کھاتا کہ اُسکے یہان کوئی نہ کھائے

جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ دعوت کتنی ہی چھوٹی اور مختصر ہو اُسکو قبول کرنا چاہیے۔ اور مجھے اگر کوئی بکری کا ایک پیر بھی ہدیہ لاکر دے تو مین اُسے ضرور قبول کرون۔

ایک روایت مین ہی کہ اگر مجھے کوئی بکری کے پیر کی دعوت دے تو بھی مین اُسکو قبول کرون غلامونکی دعوت بھی وہ جناب قبول فرماتے تھے۔

جب کھانا کھانے پر تجھسے کہا جائے کہ اور کھا تو اُسکو منظور کر کیونکہ صاحبخانہ براہ تعظیم وتکریم اور کھانیکو کہتا ہی اور اُس سے انکار نہ کرتا کہ کہنے والا اور زیادہ کھانیکی قسم دلائے۔

جو شخص سُنتی روزہ رکھے ہو اور اُسکو دعوت دیجائے تو اُسکو چاہیے کہ دعوت قبول کرے اور روزہ کھولڈالے۔

۹۷۔ محض امیرونکو دعوت دینا اور غریبونکو اُس دعوت مین مدعو نکرنا مکروہ ہی۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو ولیمہ کی دعوت محض اُمرا کیلیے کیگئی ہو اور غربا کی اُسمین شرکت نہو ایسی دعوت کو قبول کرنا مکروہ ہی

۹۸۔ دعوت مین اپنے ہمراہ اپنے لڑکے کو بلاطلب لیجانا نہ چاہیے اور اگر صاحبخانہ کی مرضی کا علم نہو تو لڑکے کو لیجانا حرام ہی۔

۹۹۔ بلاطلب بدون دعوت کسی کے یہان نہ جانا چاہیے۔

اور اگر جائے اور کوئی ذلت ہو تو اپنے ہی کو ملامت کرے کیونکہ خود ہی اُسکا باعث ہوا ہی۔

اور جب صاحبخانہ کی مرضی معلوم نہو تو اُسکا کھانا کھانا حرام ہی۔ جو کوئی بے دعوت

دیے ہوئے اور بدون بلائے کسی کا کھانا کھائی تو گویا اُسنے جہنم کی آگ کھائی۔

ایک روایت مین ہی جو بلا دعوت کا کھانا کھائے اُسنے جہنم کا شعلہ کھالیا جو کسی کی دعوت مین بے بلائے جائے تو وہ عاصی ہی حرام کھانا اُسنے کھایا ایک روایت مین ہی کہ ایسا شخص مثل چور کے وہان داخل ہوگا اور عیب ناک وہان سے پھریگا۔

جناب رسالتآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منع فرمایا ہی کہ بلا اجازت میزبان مہمان اپنے غیر کو دعوت کا کھانا نہ کھلائے۔

۱۰۰۔ نوکر اور خادم سے یہہ کہنا چاہیے کہ جلدی کھانا ختم کر۔

اور اُنکے کھاتے وقت اُنسے باتین کرنا بھی نہ چاہیے۔

۱۰۱۔ صبح اور شام کے کھانیکے درمیان کچھ نہ کھانا چاہیے اُس سے بدن فاسد ہوتا ہی (بیماریان پیدا ہوتی ہین) اور خداوند عالم نے بھی بہشت مین کھانیکے یہی دو وقت بتائی ہین جیسا کہ اس آیت مین فرماتا ہی۔ لَهُمْ رِزْقُهُمْ فِيهَا بُكْرَةً وَعَشِيًّا۔ اُن کیلیے رزق اُنکا بہشت مین صبح شام ہی۔

۱۰۲۔ گوشت کو ہمیشہ نہ کھائے (کبھی کبھی ناغہ کیا کرے) ورنہ دلمین قساوت پیدا ہوجاتی ہی

اور جسطرح شراب کی عادت نہین جاتی ہمیشہ گوشت خوری سے اسکی بھی عادت نہین چھوٹ سکتی۔

ایکدن مین دو دفعہ گوشت نہ کھائے بلکہ تیسرے دن کھائے۔ ایک روایت مین ہی کہ ہفتہ مین ایکدن گوشت کھائے۔

جو کوئی چالیس روز تک برابر گوشت کھائے تو اُسکا دل سخت ہوجاتا ہی۔ اور

شیطان اپنے ہمراہی کے شیطانوں سے کہتا ہے کہ تم گوشت اور نشہ دار چیزوں کے ذریعہ سے بنی آدم کو پھانسا کرو) کیونکہ انھیں تین چیزوں میں سب طرح کی برائیاں جمع ہیں

دُرُوس میں جناب شہید ثانی علیہ الرحمہ نے فرمایا کہ بیماری یا روزہ کی وجہ سے گوشت کو برابر دو ہفتہ یا زیادہ کھائے تو کچھ حرج نہیں ہے۔

اور بعض احادیث میں ہمیشہ اور روزانہ گوشت کھانے کی اجازت وارد ہوئی ہے کہ ہمیشہ اور روزمرہ گوشت کھانے میں کچھ حرج نہیں ہے۔ اور وہ روایات جن سے روزانہ اور ہمیشہ گوشت خوری کا مکروہ ہونا ظاہر ہوتا ہے انکے راویوں کی غلطی ظاہر کی گئی ہے اسطرح سے کہ دراصل آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہہ فرمایا تھا۔ اِنَّ اللّٰہَ یَبْغُضُ اَہْلَ بَیْتٍ یَاْکُلُوْنَ فِیْ بُیُوْتِہِمْ لُحُوْمَ النَّاسِ خدا اُن لوگوں کو دوست نہیں رکھتا جنکے گھر میں آدمیوں کا گوشت کھایا جائے یعنے آدمیوں کی غیبت کیجائے۔ ان راویوں نے اس سے حلال جانوروں کا گوشت کھانا روایت کر دیا۔

۱۰۳۔ ہمیشہ مچھلی نہ کھانی چاہیے اسکے ہمیشہ کھانے سے بدن گھل جاتا ہے۔

۱۰۴۔ سب کھانوں میں گوشت کو اختیار کرنا چاہیے بہ نسبت اور غذاؤں کے گوشت کے زیادہ کھانے زیادہ پسند ہونے میں کچھ حرج نہیں ہے۔ گوشت کھانے سے گوشت پیدا ہوتا ہے۔ گوشت سے سماعت بصارت زیادہ ہوتی ہے۔

ایک لقمہ گوشت چربی دار کھانے سے اُسی کے برابر بیماری دفع ہوتی ہے۔ چربی دار گوشت کا ہر لقمہ جو معدہ میں جاتا ہے اُس سے بیماریاں دفع ہوتی ہیں اور شفا حاصل ہوتی ہے۔

جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سب غذاؤں میں زیادہ گوشت کو پسند فرماتے تھے اِنَّ اللّٰہَ یَبْغُضُ بَیْتَ اللَّحْمِ۔ خدا دشمن رکھتا ہے اُس گھر کو جسمیں گوشت کھایا جائے

یہہ حدیث جو ہی اسکی تفسیر اور چند حدیثوں مین اسطرحسے وارد ہوئی ہی کہ اِنَّ اللّٰہَ یَبْغَضُ الْبَیْتَ الَّذِیْ یُؤکَلُ فِیْہِ لُحُوْمُ النَّاسِ بِالْغِیْبَۃِ خدا اُن گھرونکو دشمن رکھتا ہی جن گھرونمین غیبت کرکے آدمیونکا گوشت کھایا جاتا ہی۔

۱۰۵۔ دست اور پٹھے کا گوشت کھانا چاہیے بہ نسبت ران وغیرہ کے وہ بہتر ہوتا ہی کیونکہ بول و براز کے مقام سے دُور ہی۔

حضرت امام رضا علیہ السلام خادم سے فرماتے تھے کہ جانور کے اگلے حصہ کا گوشت ہمارے واسطے لایا کرو پچھلے حصہ کا گوشت نہ لایا کرو کیونکہ پہلا حصہ چرنیکے آلات سے قریب ہی اور اذیت سے دُور ہی۔

۱۰۶۔ چالیس روز تک مسلسل برابر گوشت ترک کرنیسے اخلاق خراب ہوجاتی ہین ایک حدیث مین ہی کہ چالیس دن گوشت نہ کھانیسے اخلاق اور بدن دونو مین خرابی ہوجاتی ہی۔

جو کوئی بہت دنون تک گوشت نہ کھائے اسکی عقل فاسد ہوجاتی ہی۔

۱۰۷۔ دسترخوان پر ڈکار نہ لینا چاہیے اور ڈکار آئے تو آسمانکی طرف مُنھ نہ اُٹھائے ڈکار نعمت ہی جب ڈکار آئے تو خدا کا شکر کرے۔

۱۰۸۔ مہمانکو چاہیے کہ میزبان کے کھانیکی مذمت نہ کرے عیب نہ نکالے بلکہ مہمان اور میزبانکی خصوصیت نہین ہی ہر شخص کو چاہیے کہ کھانیکی مذمت نہ کرے جناب رسولؐ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کبھی کسی کھانیکی مذمت نہین فرمائی جو کھانا پسند آتا تھا وہ نوش فرمالیتے تھے اور جو پسند نہ ہوتا تھا اسکو ترک کردیتے تھے۔ مگر مذمت اُس کی نہین فرماتے تھے۔

۱۰۹- میزبان اور صاحب خانہ کو چاہیے کہ اپنے کھانیکی تعریف نہ کرے (مؤلف) یہہ بات آداب طعام مین تو غالباً مذکور ہی مگر کوئی حدیث اس مضمونکی مجھے ابتک نہین ملی مگر عقل سلیم بھی اسکی مؤید اور متقاضی ہی کہ آدمی اپنے کھانیکی تعریف مہمان وغیرہ سے نہ کرے

۱۱۰- مہمانکے سامنے صاحب خانہ نے جو کچھ پیش کیا ہی اُسکو کم اور حقیر سمجھکر پیش نہ کرے۔

۱۱۱- مہمانکو بھی یہی چاہیے کہ جو اُسکے سامنے آیا ہی اُسکو حقیر و کم نہ خیال کرے بلکہ ہر شخص کو لازم ہی کہ جو غذا وغیرہ کوئی برادر ایمانی اُسکے سامنے پیش کرے اُسکو کم اور حقیر نہ جانے۔ اور جو کوئی ایسا کریگا اُسکا وہ دن اور رات خدا کی ناراضی مین بسر ہوگی۔

۱۱۲- مہمانکو لازم ہی کہ میزبان کو ایسی چیز کی تکلیف نہ دے جو اُسکے گھر مین نہو اور باہر سے لانیکی اُسے ضرورت ہو۔

۱۱۳- جو شخص کسی کے یہان بے دعوت دیے ہوئے جائے تو اُسکو لازم ہی کہ صاحب خانہ کو تکلف کرنیکی تکلیف ندے۔ بلکہ جو کچھ صاحب خانہ اُسکی خدمت کرے اُسکو بہت جانے۔

۱۱۴- صاحب خانہ کو چاہیے کہ جسکی دعوت کی ہی اُسکے واسطے تو تکلف کرے اور بلا دعوت جو خود سے آیا ہی اُسکے لیے کچھ تکلف ضروری نہین ہی۔

۱۱۵- مومن کو چاہیے کہ اپنے برادر ایمانی سے (کھانیمین) شرم نہ کرے۔

۱۱۶- اچھی طرح اور زیادہ اور خوشی سے اور خندہ پیشانی سے اپنے برادر ایمانی کے یہان کھانا کھانا چاہیے اور شرم نہ کرے۔ اور کم نہ کھائے۔ محبت اسی مین ظاہر ہوتی ہی جب آدمی کسی کے یہان اچھی طرح سے کھانا کھاتا ہی۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا جو کوئی بے تکلفی سے اچھی طرح ہماری یہاں کھانا کھائے وہ ہمکو زیادہ دوست رکھتا ہی ہمکو زیادہ چاہتا ہی۔

انھین حضرت نے ایک شخص سے فرمایا جو اُس جناب کے یہان کھانا کھارہا تھا تجھے معلوم ہی کہ آدمی کی محبت اور دوستی دوسرے کیساتھ بے تکلفی اور زیادہ کھانے سے پہچانی جاتی ہی۔

جینے کھانیوالے کو جس سے زیادہ محبت ہی اُسکا کھانا خوب پیٹ بھر کے بے تکلف کھائیگا اور جس سے زیادہ محبت نہین ہی وہان تکلف کریگا کم کھائیگا۔

۱۱۷۔ صبحکو کچھ کھانا ضرور چاہیے اگرچہ ایکہی ٹکڑا روٹی کا ہو۔ گھر سے بدون کھائے ہوئے باہر نہ نکلے اسمین عزت ہی اور حاجت پوری ہوتی ہی۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ صبح کی نماز پڑھکر ایک ہی ٹکڑا روٹی کا کھالیا کرا اس سے رونق رہتی ہی حرارت دفع ہوجاتی ہی ڈاڑھین اور مسوڑے مضبوط ہوتے ہین۔ روزی زیادہ ہوتی ہی خلق اچھا ہوتا ہی۔

۱۱۸۔ جو کوئی ہر روز ناشتہ مین اکیس دانہ منقے کے کھائے تو اُسکو بجز مرض موت کوئی بیماری نہو گی۔

ایک روایت مین ہی روزانہ اکیس دانہ منقے کے کھانیسے سب بیماریان دفع ہوجاتی ہین سوائے مرض موت کے۔

ایک روایت مین ہی جو ہمیشہ منقے کھائے سوائے مرض موت کے کبھی بیمار نہو گا۔

ایک روایت مین ہی جو منقے ناشتہ مین کھایا کرے کوئی خرابی اپنے بدن مین نہ دیکھیگا۔

کتاب دعائم مین روایت ہی کہ جو کوئی اکیس دانہ منقے کے بیج نکالکر ناشتہ مین کھایا کرے بجز مرض موت کبھی بیمار نہو گا۔

۱۱۹۔ جو کوئی سوتے وقت سات دانہ مدنی خرمہ کے کھایا کرے تو اُسکے پیٹ کے

کیڑے کپوے مرجاتے ہیں۔
مدینہ کے خرمہ سے مراد وہ خرمہ ہی جسکے درخت کا نام مدینہ معظمہ مین لینہ ہی۔
۱۲۰- جناب امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا جو شخص سوتے وقت سات دانے کاسنی کے کھائے اُس رات مین وہ درد قولنج سے محفوظ رہیگا۔
۱۲۱- ہر شخص کو لازم ہی کہ اپنے عیال کی مرضی کا کھانا کھائے محض اپنی پسند کا نہ کھائے اسلیے کہ مومن کی شان یہہ ہی کہ وہ عیال کی مرضی کا کھانا کھاتا ہی اور منافق اپنی مرضی کا کھاتا ہی۔
۱۲۲- جب کوئی شخص کسی شہر مین داخل ہو تو اُسے چاہیے کہ سب سے پہلے وہانکی پیاز کھائے اسلیے کہ پیاز وبا کو دفع کرتی ہی۔
ایک روایت مین ہی جب تم جدید شہر یا جدید مکانمین داخل ہو اور تمکو وبا کا خوف ہو تو پیاز کھاؤ۔
پیاز بینائی کو جلا دیتی ہی بالونکو صاف کرتی ہی۔ منی کو زیادہ کرتی ہی بلا کو دفع کرتی ہی۔ بدنمین جو پٹھے ہین اُنکو طاقت دیتی ہی۔
۱۲۳- مچھلی کھانیکے بعد خرمہ یا شہد کھانا چاہیے کہ اُسنے مچھلی کا ضرر دفع ہو جاتا ہی۔
• جو شخص مچھلی کھا کر رات کو سوئے اور اُسکے بعد خرمہ یا شہد نہ کھائے تو ساری رات اُسمین جو فالج کی رگ ہی وہ صبح تک برابر پھڑکتی رہتی ہی۔
۱۲۴- کتاب المجالس مین جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہی کہ جب تو مچھلی کھائے تو اُس پر پانی ضرور پینا چاہیے۔
۱۲۵- حضرت امام رضا علیہ السلام نے رسالہ ذہبیہ مین فرمایا کہ مچھلی اور انڈا ایک جگہ

وقت نہ کھانا چاہیے کہ دونون ایکساتھ کھانیسے قولنج نقرس بواسیر اور ڈاڑھونمین درد پیدا ہوتا ہی

۱۲۶- حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت ہی کہ مصری مٹی کے برتن مین جو چیز کھائی جائے اُسکو کھانا مکروہ جانتا ہون۔ اور مصری مٹی سے سر دھونا مجھے پسند نہین اُس سے ذلت پیدا ہوتی ہی غیرت جاتی رہتی ہی اور بے غیرتی پیدا ہوتی ہی۔

۱۲۷- جب کسی دوسرے شخص کے یا کسی جماعت کیساتھ کھانا کھائے تو اگر سیر بھی ہوجائے تو کھانے سے ہاتھ نہ اُٹھائے تاکہ اور لوگ شرمندہ نہون اور جب تک وہ لوگ فارغ نہون دسترخوان پر سے نہ اُٹھے۔

۱۲۸- کھانیکے انگلیون کو چوسنا مستحب ہی اُنگلی کے چوسنے سے برکت ہوتی ہی فرشتے اُسپر صلوات بھیجتے ہین۔ جو شخص وہ اُنگلی چوسے جس سے کھایا ہی تو خداوند عالم خود فرماتا ہی خدا تجھے اس کھانیمین برکت عطا فرمائے۔

۱۲۹- پیالہ کاسہ رکابی جسمین کھایا ہی اُسکے چاٹنے سے فرشتہ صلوات بھیجتے ہین اور وسعت رزق کی دعا دیتے ہین اور نیکیان اُس کیلیے لکھی جاتی ہین۔ جو کاسہ کو جسمین کھایا ہی پونچھکر صاف کرلے تو گویا اُس نے اُسی کاسہ کی برابر تصدق کیا خیرات دی۔ اور کاسہ اُس کیلیے استغفار کرتا ہی۔ پیالہ مین جو کھانا لگا رہجائے اُسکے کھانیمین بہت برکت ہوتی ہی۔

۱۳۰- ہاتھ مین جو غذا لگی ہو اُسکو رومال سے نہ پونچھے ایسا کرنا کھانیکی عظمت کے خلاف ہی۔

۱۳۱- جس رومال مین چکنائی وغیرہ لگی ہو اُسکو گھر مین نہ رکھے کہ وہ شیطان کا

گھر ہے۔

۱۳۲۔ اپنے گھر مین جب آدمی کھانا کھائے اور دسترخوان پر جو روٹی وغیرہ کے ریزے گرین اُسکو کھا لینا چاہیے کہ وہ حور و نکا مہر ہی ہر مرض کی دوا ہی۔ جنون اور جذام اور برص اور رقی (ماء الاصفر) اور حماقت اور ذات الجنب سے موجب حفاظت ہی۔ جو کوئی اُسکو کھائیگا اُسکا دل علم اور حلم اور ایمان سے ماموو ہو جائیگا۔

وہ گرا ہوا کھانا کھانے والیکے لیے خداوند عالم سے مغفرت کرا کے شکم سے نکلے گا۔

اسکے کھانیسے آیندہ سات پشتون تک کی فقیری جاتی رہتی ہی۔ اولاد زیادہ ہوتی ہی تین پشت آیندہ تک حرام سے حفاظت ہو جاتی ہی۔

۱۳۳۔ اگر جنگل مین صحرا مین کھانا کھایا ہی تو دسترخوان پر جو کچھ گرے وہ چڑیون اور جانورونکے لیے چھوڑ دے۔

۱۳۴۔ دسترخوان پر جو کچھ گرتا ہی اُسکا نہ کھانا بھی آداب طعام مین لوگون نے لکھا ہی مگر ابتک مجھے اسکے متعلق کوئی حدیث نہین ملی۔

۱۳۵۔ روٹی کا ٹکڑا یا خرمہ جو زمین پر پڑا ہوا ملے اُسکو اُٹھا کر کھالے اُس کے کھانیسے بہشت اُسپر واجب ہو جاتا ہی۔

ایک روایت مین ہی خدا اُسے بخشدیتا ہی۔

جو کوئی زمین پر روٹی کا ٹکڑا وغیرہ پڑا ہوا پائے اور اُسکو پونچھکر یا دھو کر کھائے تو خداوند عالم آتش جہنم سے اُسے نجات دیتا ہی۔

دھو کر اچھی جگہ رکھدے تو ستر نیکیان اُسکے واسطے لکھی جاتی ہین۔

ایک روایت مین ہی جو راہ مین روٹی کا ٹکڑا پڑا ہوا پائے اور اُسکو اُٹھا کر صاف کرکے دیوار کے سوراخ مین رکھدے تو اُس کیلیے ایک نیکی لکھی جاتی ہی اور اگر اُسکو کھالے تو دو نیکیان لکھی جاتی ہین جو بڑھتی رہتی ہین۔

۱۳۶- جب فواکہ مثل خربوزہ وغیرہ کے کھائے اور اُسمین کچھ باقی رہجائے تو اُسے پھینک نہ دے بلکہ اور کسی کے کھانے کیلیے چھوڑ دے۔

۱۳۷- دسترخوان جہان بچھایا جائے یا خوان جہان رکھا جائے اُسکے آس پاس گرد اگرد جھاڑ دینا چاہیے۔

۱۳۸- جسکے یہان کھانا کھائے اُسکو دعا دینا چاہیے۔

جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جسکے یہان کھانا نوش فرماتے تھے تو یہہ دعا دیتے تھے۔ روزہ دار اور نیک لوگ تمھارے پاس کھاتے رہین۔ فرشتے تمپر صلوات بھیجتے رہین۔

ایک روایت مین ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جسکے پاس افطار فرماتے تھے تو اسطرح سی اُنکو دعا دیتے تھے روزہ دار اور نیک لوگ تمھارے پاس کھاتے رہین اور فرشتے تمپر صلوات بھیجا کرین۔

۱۳۹- بعد کھانا کھانیکے داہنا پیر بائین پیر پر رکھکر چیت لیٹنا چاہیے کتاب دعوات مین لکھا ہی کہ بایان پیر داہنے پیر پر رکھکر لیٹے۔ کھانیکے بعد لیٹنے سے رگونمین غذا دوڑتی ہی

جناب امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کھانیکے بعد چیت لیٹنے سے بدن فربہ ہوتا ہی کھانا ہضم ہوتا ہی بیماری دفع ہوتی ہی۔ رسالہ ذہبیہ مین حضرت امام رضا علیہ السلام

ارشاد ہی جو چاہے کہ اُسکی غذا ہضم ہو تو بعد غذا دہنی کروٹ پر لیٹ جائے اُسکے بعد بائین کروٹ لے کر سو جائے۔

۱۴۰۔ بعد غذا دانتو نمین خلال کرنا چاہیے اُس سے رزق مین زیادتی ہوتی ہی مُنھ صاف ہوتا ہی اچھا رہتا ہی مسوڑے اور داڑھین اچھی رہتی ہین۔

ایک روایت مین ہی خلال کرنیسے داڑھونکی صحت رہتی ہی دانتو نمین جو کھانا رہجاتا ہی اور جب وہ سڑتا ہی تو اُسکی بُو سے فرشتونکو ایذا ہوتی ہی۔

جب مومن نماز پڑھتا ہی اگر اُسنے دانتو نمین خلال نہ کی ہو تو اُسکی بُو سے فرشتونکو بہت تکلیف ہوتی ہی۔

ایک روایت مین ہی کہ آدمی کا مُنھ کراماً کاتبین کے رہنے کی جگہ ہی اور اُسکا لعاب بمنزلہ بجائے سیاہی ہی اور اُسکی زبان بجائے قلم ہی اسی لعاب سے اور زبان سے کراماً کاتبین لکھتے ہین مُنھ مین جو غذا رہجائے اُسکی بُو سے اُنکو بہت تکلیف ہوتی ہی۔

آسمان مین ایک فرشتہ ہی جو پُکارتا رہتا ہی کہ خدا برکت دے اُن لوگونکو جو خلال کرتے رہتے ہین۔

۱۴۱۔ خلال کے سرے کو توڑ ڈالے تاکہ مسوڑونسے خون نہ نکلے۔ اور خلال کی مسواک مین شیاطین کا گھر ہی۔

۱۴۲۔ مہمانکے واسطے خلالین مہیا رکھے۔

حدیث مین ہی کہ منجملہ مہمانکے حقوق کے ایک حق اُسکا یہہ ہی کہ خلالین اُسکی لیے صاحب خانہ موجود رکھے۔

۱۴۳۔ خلال کرنیسے جو نکلے اُسکو تھوک دے۔ کیونکہ وہ خراب چیز ہی اُس سے پیٹ مین

دنبلہ کی بیماری پیدا ہوتی ہی۔

ایک روایت مین ہی چاہے اُسکو کھالے چاہے پھینکدے۔

ایک روایت مین ہی جو چیز جو کھانا مسوڑے مین لگا رہجائے اُسکو کھالینا چاہیے اور جو بعد خلال دانتونسے نکلے اُسکو پھینکدے۔

ایک روایت مین ہی جو منہ کے اگلے حصہ مین لگا رہجائے اُسکو کھالے اور جو دانتونسے نکلے اُسکو پھینکدے۔

حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے فرمایا جو چیز تالو اور گلپھڑے مین لگی رہجائے اُسکو کھالینا چاہیے اور جو دانتونسے نکلے اُسے نہ کھائے۔

۱۴۴۔ جھاڑو سے خلال کرنا موجب فقر ہی۔ گھانس سے خلال کرنا بھی باعث فقر ہی سید قاسم مینائی نے اثنا عشریہ مین لکھا ہی۔

تلسی کے تنکے اور انار کے تنکے سے خلال کرنا جذام کے مادہ کو ہیجان مین لاتا ہی۔

لوہے کی خلال اور خُرمہ کے پتے اور خُرمہ کے تنکے سے خلال نہ کرے۔ جو کوئی خُرمہ کے تنکے سے خلال کرے اُسکی چھہ روز تک کوئی حاجت پُوری نہین ہوتی ہی۔

ایک روایت مین ہی کہ سات روز تک حاجت پُوری نہین ہوتی اگر مجبوری ہو تو خُرمہ کے تنکے پر جو چھلکا ہی اُس سے خلال کرسکتا ہی۔

ایک روایت مین ہی کہ انار اور خُرمہ کے تنکے اور لوہے کی خلال کرنیسے آکلہ رگ بھڑکتی ہی۔

۱۴۵۔ خلال کرنیکے بعد بدون کلّی کیے ہوئے پانی نہ پینا چاہیے۔

۱۴۶- دُودھ پینے کے بعد کلی کرنا چاہیے۔

۱۴۷- جب پانی پینے کا ارادہ کرے تو بسم اللہ کہنا چاہیے۔
اور کتاب مکارم الاخلاق مین یہہ دعا بھی منقول ہی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ مُنْزِلِ الْمَاءِ مِنَ السَّمَاءِ وَمُصَرِّفِ الْاَمْرِ کَیْفَ یَشَاءُ بِسْمِ اللّٰهِ خَیْرِ الْاَسْمَاءِ۔

۱۴۸- پانی پینے کے بعد الحمد للہ کہنا چاہیے۔ جو کوئی پانی پینے کے وقت بسم اللہ کہے اور بعد فراغ الحمد للہ کہے تو کوئی ضرر اُسکو پانی سے نہوگا۔
آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب پانی نوش فرماتے تھے تو یہہ دعا پڑھتے تھے۔
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ سَقَانَا عَذْبًا زُلَالًا وَلَمْ یَسْقِنَا مِلْحًا اُجَاجًا وَلَمْ یُؤَاخِذْنَا بِذُنُوْبِنَا۔
ایک روایت مین یہہ دعا اسطرح سے منقول ہی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ سَقَانَا عَذْبًا زُلَالًا بِرَحْمَتِهٖ وَلَمْ یَسْقِنَا مَاءً اُجَاجًا بِذُنُوْبِنَا۔
ایک حدیث مین یہہ دعا منقول ہی اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ سَقَانِیْ فَاَرْوَانِیْ وَاَعْطَانِیْ فَاَرْضَانِیْ وَعَافَانِیْ وَکَفَانِیْ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِیْ مِمَّنْ تَسْقِیْهِ فِی الْمَعَادِ مِنْ حَوْضِ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَتُسْعِدُهٗ بِمُرَافَقَتِهٖ بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ۔
ایک روایت مین یہہ دعا منقول ہی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ سَقَانِیْ عَذْبًا فُرَاتًا وَلَمْ یَجْعَلْهُ مِلْحًا اُجَاجًا بِذُنُوْبِیْ۔

۱۴۹- داہنے ہاتھ مین پانیکا ظرف لیکر پینا چاہیے بائین ہاتھ سے پانی نہ پیے بائین ہاتھ سے شیطان پیتا ہی۔
حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کا بائین ہاتھ سے ایکبار پینا جو منقول ہی وہ اسلیے ہی کہ جائز ہی حرام نہین۔

۱۵۰- پانی پلانیوالیکو چاہیے کہ آپ خود سب کے بعد پانی پیے۔

۱۵۱- پانی کو ٹھہر ٹھہر کے پینا چاہیے غٹ غٹ نہ پیے اُس سے درد جگر ہو جانیکا خوف ہی- اور دریا نہر تالاب وغیرہ سے جب پینا ہو اور کوئی ظرف نہو تو چلّو سے پانی پینا چاہیے مُنھ لگا کر جیسے جانور پیتے ہین نہ پینا چاہیے۔

۱۵۲- تین سانس مین پانی پینا چاہیے- پہلا گھونٹ خدا کے شکر کا ہی دوسرا گھونٹ شیطان کے دفع کیلیے ہی تیسرا گھونٹ موجب شفا امراض شکمی ہی- ایکدم ایک سانس مین پانی پینا نہ چاہیے اسطرح جیسے اونٹ پیتا ہی کہ جبتک وہ سیراب نہو جائے پانی سے سر نہین اُٹھاتا پانی کے ہر گھونٹ پر بسم اللہ کہنا چاہیے اور جب پانی پینے مین سانس لے تو الحمد للہ کہے اگر بسم اللہ و الحمد للہ کہے تو خدا اُسکو بہشت عطا فرمائیگا۔

ایک روایت مین ہی کہ تین گھونٹ یا دو گھونٹ مین پانی پینا چاہیے۔

ایک روایت مین ہی کہ اگر پانی پلانیوالا تیرا غلام ہو تو تین گھونٹ مین پانی پینا چاہیے اور آزاد شخص کے ہاتھ سے پیے تو دو گھونٹ مین پیے۔

۱۵۳- مومن کا جھوٹا چھوڑا ہوا پانی پینا چاہیے اُسمین خدا نے شفا رکھی ہی اور اس فعل سے عاجزی ظاہر ہوتی ہی۔

ایک روایت مین ہی کہ اُسمین ستر بیماریونسے شفا ہی- اور جو کوئی مومن کا جھوٹا پانی تبرک کے خیالسے پیے تو خداوند عالم ایک فرشتہ پیدا فرماتا ہی جو دونون شخصون کیلیے مغفرت کی دعا کرتا رہتا ہی۔

ایک روایت مین ہی کہ کوزہ مین پانی پینا برص اور جذام سے موجب حفظ امان ہی

۱۵۴- جو شخص کھانا کھایا ہوا پانی پینا چاہیے بہت نافع ہی اور اُس سے کوئی ضرر نہین

۱۵۵- منقول ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شام کے بنے ہوئے پیالونمین پانی نوش فرمایا کرتے تھے۔ اور لوگ بطور ہدیہ اُس جناب کے واسطے شام سے وہ کاسہ لاتے رہتے تھے اور وہ جناب فرماتے تھے کہ مدینہ کے بنے ہوئے پیالونسے یہہ شامی پیالی بہت اچھے ہین۔

ایک روایت مین ہی کہ شیشہ کے کاسے جو شام سے آتے تھے اُنمین وہ حضرت پانی نوش فرماتے تھے۔

۱۵۶- خُرمہ کھانیکے بعد پانی پینا چاہیے۔ حضرت امیرالمومنین علیہ السلام جب ادنیٰ قسم کا خُرمہ نوش فرماتے تھے تو اُسپر پانی نوش فرماتے تھے۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا خُرمہ کھانیوالے کو چاہیے کہ اُسکے اوپر پانی پیے۔

۱۵۷- پانی کو مزا لے لیکر پینا چاہیے۔ جو دنیا مین پانی کو مزا لے لیکر پیے گا خدا اُسکو بہشت کے پانی کی لذت چکھائیگا۔

۱۵۸- جب پانی پیے تو خامس آل عبا شہید کربلا حضرت امام حسین علیہ السلام کی پیاس کو یاد کرے اور اُنکے قاتل پر نفرین کرے۔

• حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے تھے کہ سرد پانی مین جب پیتا ہون تو حضرت امام حسین کی پیاس کو ضرور یاد کرتا ہون۔ اور جو بندہ پانی پیتے وقت اُن جناب کو اور اُنکی اہل بیت کو یاد کرے اور اُنکے قاتلون پر نفرین کرے تو خداوند عالم لاکھ نیکیان

اُسکا دل مثل برف کے ٹھنڈا ہوگا یعنے قیامت کے دن اُسکو پیاس نہوگی۔

۱۵۹۔ کھڑے کھڑے پانی پینا نہ چاہیے اُس سے ایسی بیماری پیدا ہوجاتی ہے جسکی کوئی دوا نہین سوا اسکے کہ خداوند عالم شفا عطا فرمائے۔

اسطرح پانی پینے سے شیطان بھی اُسکے ساتھ پانی پیتا ہی۔

جو کوئی اسطرح پانی پیے شیطان کا اُسپر تسلط ہوجاتا ہی کہ بجز خداوند عالم اُسکو کوئی دفع نہین کرسکتا۔ اور جو حالات اور اوقات شیطانکے انسان پر قابو پانیکے ہین منجملہ اُنکے کھڑے کھڑے پانی پینا بھی ہی۔

روایات متعددہ مین آنحضرتؐ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وحضرات آئمہ علیہم السلام کا جو پانی پینا کھڑے کھڑے وارد ہوا ہی اور یہہ بھی ارشاد ہوا کہ اسمین کچھ حرج نہین ہی اس سے یہی مراد ہی کہ اسطرح پانی پینا حرام نہین ہی۔ بعض روایات مین ہی کہ دن مین بحالت قیام پانی پینا مفید ہی اور رات کو مُضر ہی اُس سے بیماری پیدا ہوتی ہی۔

ایک روایت مین ہی جب رات مین پانی پیے تو یہہ کہے۔ یَا مَاءُ عَلَیْکَ السَّلَامُ مِنْ مَاءِ زَمْزَمَ وَمَاءِ الْفُرَاتِ۔ اسکے کہنے سے پھر کوئی ضرر رات کے پانی پینے سے نہین ہوتا ہی۔

کتاب مکارم الاخلاق مین ہی کہ یہہ الفاظ تین مرتبہ کہے۔

ایک روایت مین ہی کہ رات کو جب پانی پیے تو پہلے ظرف کو ہلائے اور اُسکے بعد یہہ کہکر۔ یَا مَاءُ مَاءُ زَمْزَمَ مَاءُ الْفُرَاتِ یُقْرِئُکَ السَّلَامَ۔ پانی پیے۔

۱۶۰۔ برتن کے کنارے سے پانی نہ پیے وہ شیطانکا مقام ہی وہان میل جمع ہوتا ہی۔

ایک روایت مین ہی کہ کوزہ کے قبضہ کیطرف سے پانی پینا نہ چاہیے وہ مقام شیطان ہی بلکہ کوزہ کے لب سے پانی پینا چاہیے۔

۱۶۱۔ ٹوٹے ہوئے برتن مین اُس مقام سے جہان ٹوٹا ہی پانی پینا نہ چاہیے وہ مقام شیطان ہی اور شیطان کے پینے کی جگہ ہی۔

۱۶۲۔ مشک کے مُنھہ سے پانی نہ پیے۔ جناب رسالتمآبؐ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مشک کا مُنھہ لپیٹ کر اُس سے پانی پینے کو منع فرمایا ہی اور اس منع فرمانے کی وجہ کتاب دعائم مین مذکور ہی کہ جب ایسی مشک سے کوئی پانی پیئے تو ممکن ہی کہ کوئی کیڑا مکوڑا سانپ بچھو پینے والیکے منھہ مین چلا جائے جو مشک کے اندر پانی کے ہمراہ آگیا ہو۔ اور اُس سے یہہ بھی مستفاد ہوتا ہی کہ ایسے برتن مین جسمین پانی دکھائی نہ دیتا ہو مثل لوٹہ وغیرہ کے پانی پینا مکروہ ہی اور کھلے مُنھہ کے برتن مین پانی پینا مستحب ہی۔

۱۶۳۔ پانی پینے سے پہلے چاہیے کہ پانی پینے کے ظرف کو دیکھ لے کہ پانی مین کوئی چیز کیڑا تنکا وغیرہ تو نہین پڑا ہی۔

اسکی بھی کوئی حدیث مجھے نہین ملی ہی۔ مگر عقل سلیم اسے قبول کرتی ہی اور ممکن ہی کہ یہہ بات اُس حدیث سے نکالی گئی ہو جسمین منھہ لپیٹی ہوئی مشک سے پانی پینے کو منع فرمایا ہی۔

۱۶۴۔ زیادہ پانی پینا نہ چاہیے۔ پانی کی زیادتی ہر بیماری کا مادہ ہی۔ اگر آدمی پانی کو کم پیا کرتے تو اُنکے جسم درست رہتے جو پانی کم پیئے گا اُسکا بدن صحیح رہیگا۔

کتاب وسائل الشیعہ مین یاسر خادم امام رضا علیہ السلام سے منقول ہی۔ یاسر خادم نے کہا حضرت نے مجھسے فرمایا کہ کھانیکے بعد زیادہ پانی پینے مین حرج نہین ہی۔ کھانیکے علاوہ

البتہ زیادہ پینا نہ چاہیے اور فرمایا حضرت نے جو شخص اچھی طرح کھانا کھائے اور پانی نہ پیئے تو خوف ہی کہ اُسکا پیٹ پھٹ جائے۔

کتاب مکارم الاخلاق مین بھی روایت یاسر خادم حضرت امام رضا علیہ السلام کی دو ایک لفظ کے فرق سے مذکور ہی۔

۱۶۵۔ سونے اور چاندی اور بدری کے برتنونمین پانی پینا نہ چاہیے کیونکہ ایسے برتنونمین پینا حرام ہی۔ اگر کوئی برتن اور نہ ملے اور بدری کا موجود ہو تو اُسمین اسطرح سے پانی پی سکتا ہی کہ جس جگہ چاندی یا سونا اُسمین نہین لگا ہی وہان مُنھ لگا کر پی لیوے۔

۱۶۶۔ کھانیکے درمیانمین پانی نہ پینا چاہیے اس سے بدنمین رطوبت پیدا ہو جاتی ہی معدہ ضعیف ہو جاتا ہی رگین کھانیکی طاقت کو قبول نہین کرتی ہین۔

۱۶۷۔ جب چربیلا گوشت کھائے تو جلدی پانی نہ پیئے توقف کرکے پینا چاہیے۔ چربیلی گوشت پر فوراً پانی پینے سے بیماریان پیدا ہوتی ہین۔

۱۶۸۔ پانی پیتے وقت پانی کے برتن مین سانس نہ لے بلکہ سانس لیتے وقت برتن کو ہٹا دے مُنھ سے دور کر دے۔

۱۶۹۔ پانی کو مُنھ سے نہ پھونکے۔ ایک حدیث مین ہی کہ پھونکنے سے کچھ حرج نہین ہی اور پھونکنا جب مکروہ ہی کہ کوئی دوسرا شخص بھی اُسی پانی کو پیئے گا کہ پھونکنے سے اُسے کراہت معلوم ہوگی۔

خاتمہ۔ اسمین کئی فائدے ہین۔

(پہلا فائدہ) - اسمین یہہ بیان ہی کہ کھانا کھلانا مستحب ہی سنت ہی۔ پارہ عم یتسالون مین جو سورۂ بلد ہی اُسکی پانچوین آیت فَلَا اقْتَحَمَ الْعَقَبَةَ وَمَا اَدْرٰاكَ مَا الْعَقَبَةُ فَكُّ رَقَبَةٍ کو تلاوت فرماکے حضرت امام رضا علیہ السلام نے فرمایا کہ خدا جانتا ہی کہ ہر شخص غلام آزاد نہین کرسکتا تو اُسکے عوض مین بہشت ملنے کیلیے خدا نے کھانا کھلانا مقرر فرمایا۔ کہ جو کوئی بندہ آزاد کرنیکی طاقت نہ رکھتا ہو تو وہ کھانا کھلائے کہ اسکا بھی وہی ثواب ہی جو بندہ آزاد کرنیمین ہی۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ خوش اخلاقی اور کھانا کھلانا جزو ایمان ہی۔

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ خداوند عالم کھانا کھلانے کو اور حلال جانور کے ذبح کرنے کو دوست رکھتا ہی۔

ایک روایت مین ہی کہ کھانے کھلانے اور پکار کے سلام کرنیکو خدا دوست رکھتا ہی۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا جو چیزین آدمی کو عذاب سی نجات دلانیوالی ہین منجملہ اُنکے کھانا کھلانا ۔ پکار کے سلام کرنا ۔ اور نماز شب ہی۔

آنحضرتؐ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تم لوگونمین بہتر اور اچھا وہ شخص ہی جو کھانا کھلاتا ہو پکار کے سلام کرتا ہو۔ نماز تہجد نماز شب پڑھتا ہو۔

آنحضرتؐ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تمام اولاد حضرت عبدالمطلب کو جمع کرکے فرمایا اگر اچھی طرح کھانا کھلایا کرو۔ خوش مزاجی سے کلام کرتے رہو۔ پکار کے سلام کرو۔ صلہ رحم کرو۔ نماز شب پڑھا کرو تو جنت مین داخل ہوگے۔

جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمتمین کسی نے عرض کیا یا حضرتؐ سب سے عمدہ کونسا عمل ہی ارشاد ہوا کھانا کھلانا خوش اخلاقی سے کلام کرنا۔

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا سب اعمال سے زیادہ خدا کو پسند ہی مومن کو خوش کرنا اور اسکو سیر کرنا اور اسکا قرضہ ادا کرنا۔

دوسری حدیث مین انھین حضرت نے فرمایا سب اعمال سے تین عمل خدا کو بہت پسند ہین۔ مومن کا مومن کو کھانا کھلانا مومن کا رنج اور مومن کی تکلیف کو دفع کرنا جو قرضہ اُسکے ذمہ ہو اُسکو ادا کرنا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا حسن خلق۔ کھانا کھلانا۔ حلال حیوانات کا ذبح کرنا ایمان کے لوازم ہین۔

اور وہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے تھے کہ جن نیک کامونکے کرنیسے گناہ بخشی جاتے ہین منجملہ اُنکے کھانا کھلانا ہی۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا از جملۂ اسباب مغفرت بھوکے کا کھانا کھلانا ہی۔

انھین حضرت نے فرمایا جو کوئی بھوکے کو کھانا کھلائے تو رزق روزی دوڑتی ہوئی اُسکے پاس آتی ہی۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جس گھر مین بھوکے کو کھانا کھلایا جائے اُس مین روزی دوڑتی ہوئی آتی ہی۔

امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہی ایک مومن کو کھانا کھلانا ایک غلام آزاد کرنیکے برابر ثواب رکھتا ہی۔

دوسری روایت مین انھین حضرت سے منقول ہی کہ جو بھوکے کو کھانا کھلائے خدا اُسکو بہشت کے میوے کھلائیگا۔

حضرت سید الساجدین زین العابدین علیہ السلام سے منقول ہی جو کوئی ایک مومن کو کھانا

کھلائے خدا اُسکو بہشت کے میوے کھلائیگا۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ایک لقمہ جو برادر ایمانی میرے پاس کھائے وہ مجھے غلام آزاد کرنیسے زیادہ محبوب ہی۔

دوسری حدیث مین انھین حضرت سے منقول ہی جو کوئی مومن کو کھانا کھلائے چاہے وہ مومن غریب ہو چاہے خوشحال ہو تو کھلانیوالے کو ایسا ثواب ملیگا جیسا ایک غلام اولاد حضرت اسماعیل سے آزاد کرنیکا ثواب ملتا ہی۔ راوی نے عرض کیا اے مولا کھانے والا چاہے حاجت مند ہو چاہے خوشحال ہو دونون کے کھلانے مین یہی ثواب ملیگا فرمایا ہان بعض اوقات خوشحال کو بھی کھانے کی خواہش ہوتی ہی۔

ایک روایت مین ہی چار مومنون کو کھانا کھلانے کا ثواب مساوی ہی اولاد حضرت اسمعیل سے ایک بندہ آزاد کرنے کے۔

جناب امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا دو مومنون کو پیٹ بھر کے کھانا کھلانا ایک بندہ آزاد کرنے سے افضل ہی۔

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا تین مومنون کو کھانا کھلانا ساٹھ غلام آزاد کرنے سے مجھے زیادہ پسند ہی۔

پھر انھین حضرت سے روایت ہی کہ ایک برادر ایمانی کو سیر کر کے کھانا کھلانا دس محتاجونکے کھلانے سے جو مومن نہون مجھے زیادہ پسند ہی۔

ایک حدیث مین آپ نے فرمایا جو کوئی تین مومنون کو کھلائے تو خدا اُسکو بخشدیتا ہی۔

جناب امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا جسکے گھر مین دو مومن آوین اور وہ انکو کھانا کھلائے تو اُسکا ثواب بندہ آزاد کرنیسے زیادہ ہی۔

جناب امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا ایک مومن کو کھانا کھلانا دس ہزار بندے آزاد کرنے سے مجھے زیادہ پسند ہے۔
ایک حدیث مین حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ ایک مومن کو سیر کر کے کھلانا میرے نزدیک بہتر ہے ایک لاکھ بندے آزاد کرنے سے۔
دوسری حدیث مین انھین حضرت سے منقول ہے کہ ایک مومن کا سیر کرنا میری نزدیک بہتر ہے اس سے کہ ایک لاکھ غیرون کو مین کھانا کھلاؤن۔
تیسری حدیث مین انھین حضرت سے منقول ہے کہ ایک مومن کو پیٹ بھر کھانا کھلانا مجھے زیادہ پسند ہے لاکھ غیر مومن کے کھلانے سے۔
چوتھی حدیث مین آپ نے فرمایا کہ ایک اپنے برادر ایمانی کو سیر کر کے کھانا کھلانا مجھے نہایت پسند ہے اس سے کہ مین بازار سے کوئی غلام خرید کر راہ خدا مین آزاد کرون۔
پانچوین حدیث مین انھین جناب سے منقول ہے کہ پانچ درہم کا کھانا خرید کر کے چند مومنین کو کھلانا مجھے بہت پسند ہے ایک غلام آزاد کرنے سے۔
پھر انھین حضرت کا ارشاد ہے کہ مرد مومن جو محتاج ہو اُسکو کھانا کھلانے کو مین زیادہ پسند کرتا ہون اُسکی زیارت سے اور مومن کی زیارت کرنے کو مین غلام آزاد کرنیسے زیادہ دوست رکھتا ہون۔
پھر فرمایا مومن خوشحال کے کھلانے کا یہہ ثواب ہے کہ گویا اُسنے ایک بندہ اولاد اسماعیل سے آزاد کیا اُسکو ذبح سے بچالیا اور مومن محتاج کے کھلانے سے اولاد اسمعیل کے تسلو غلامون کے آزاد کرنے اور اُنکو ذبح سے بچانے کا ثواب ملتا ہے۔
ایک حدیث مین فرمایا مومن کو کھلانا مجھے زیادہ محبوب ہے اس سے کہ مین دس غلام آزاد

کردن اور دش حج کردن۔

جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو کوئی تین مومنون کو کھانا کھلائے تو خداوند عالم اُسکو تین بہشتون سے نعمتین کھلائیگا۔ فردوس[1] برین[2]۔ عدن[3]۔ اور طوبی سے

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے اپنے ایک اصحاب سے فرمایا کہ تو اپنے برادران ایمانی کو دوست رکھتا ہی عرض کی جی ہان۔ پھر فرمایا فقرا مومنین کی مدد کرتا ہی عرض کی کرتا ہون۔ فرمایا اُنکی دعوت کرتا ہی اپنے گھر اُنکو بلا کر کھانا کھلاتا ہی عرض کی ای مولا ہمیشہ دو یا تین برادران ایمانی کے ساتھ کھانا کھاتا ہون تنہا نہین کھاتا اور کبھی اس سے زیادہ اور کم مہمان ہو جاتے ہین۔ حضرت نے فرمایا آگاہ ہو اور تجھے معلوم رہے کہ اُنکا احسان جو تجھ پر ہی وہ بہت زیادہ ہی اُس احسان سے جو تونے اُن پر کھانا کھلانے سی کیا ہی۔ اس شخص نے عرض کی کہ مین آپ پر سے تصدق ہو جاؤن مین اُنکو کھانا کھلاؤن اپنے گھر مین رکھون اور پھر اُنکا احسان مجھ پر جو ہو وہ میرے احسان سے زیادہ ہو آپ نے فرمایا ہان بیشک ایسا ہی ہی۔ وجہ اسکی یہہ ہی کہ جب وہ تیرے گھر مین داخل ہوتے ہین تو اُنکے ہمراہ تیری اور تیرے عیال کی بخشش ہو جاتی ہی اور جب وہ تیرے گھر سے رُخصت ہوتے ہین تو تیرے اور تیرے عیال کے گناہ اپنے ساتھ لیجاتے ہین۔

ایک روایت مین اسی مضمون کے متعلق یہہ الفاظ ہین کہ مہمانون کا احسان تیرے احسان سے زیادہ ہے راوی نے عرض کی روحی لک الفدا۔ ای مولیٰ مین اُنکو اپنا کھانا کھلاتا ہون اپنا مال اُن پر خرچ کرتا ہون میرے نوکر چاکر اُنکی خدمت کرتے ہین اور پھر آپ فرماتے ہین کہ اُنھین کا زیادہ احسان مجھ پر ہی۔ فرمایا ہان بیشک وجہ یہہ ہی کہ جب وہ تیرے گھر آتے ہین تو اُنکے ہمراہ خداوند عالم بہت سی روزی بہت سا رزق تیرے لیے عطا فرماتا ہی اور جب

وہ تیرے گھر سے جاتے ہین تو تجھے بخشوا کر جاتے ہین۔

حضرت امام زین العابدین علی بن الحسین علیہما السلام نے فرمایا جو بھوکے مومن کو کھانا کھلائے پیاسے مومن کو پانی پلائے خدا اُسکو بہشت کے میوے کھلائیگا۔ رحیق مختوم پلائیگا۔

جناب امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا جو مومن کو سیر کرکے کھانا کھلائے اُسکو جو ثواب ملیگا وہ سوائے خدا کے نہ کوئی آدمی جان سکتا ہی نہ کوئی فرشتہ نہ کوئی نبی مرسل۔ اسکے بعد فرمایا بھوکے مومن کا کھانا کھلانا مغفرت گناہونکا سبب ہوتا ہی پھر یہہ آیت تلاوت فرمائی۔

اَوْاِطْعَامٌ فِیْ یَوْمٍ ذِیْ مَسْغَبَۃٍ۔ کھانا کھلانا بھوکے کا (موجب نجات ہی)۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا بھوکے کے کھلانیسے زیادہ کوئی عمل بہتر نہین ہی۔ پھر ارشاد ہوا پیاسونکو پانی پلانا بھوکونکو کھانا کھلانیسے خدا کے نزدیک کوئی اعمال زیادہ پسندیدہ نہین ہی۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا جو مومن کو کھانا کھلا کر سیر کرے تو خدا اُسکے لیے بہشت مین خوانِ نعمت عنایت فرمائیگا۔

پھر فرمایا جو گرسنہ کو کھلائے اُس کیلیے خداوند عالم بہشت مین نہر جاری فرمائیگا۔

پھر ارشاد ہوا گرسنہ کو سیر کرنیسے جنت واجب ہو جاتی ہی۔

فصل۔ یہہ سب ثواب جو کھانا کھلانیکے بیان ہوئے یہہ کھلانیوالے کو جب ملتے ہین جب اُسنے محض خوشنودی خداوند عالم کیلیے کھانا کھلایا ہو اُسمین کوئی دکھانا سنانا کسی کو منظور نہو یعنی ناموری نیکنامی وغیرہ مقصود نہو۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو شخص دکھانے اور سنانے کیلیے کسی کو کھانا کھلائے قربۃً الی اللہ نہ کھلائے ایسے شخص کو خداوند عالم جہنم کا پیپ کھلائیگا اور وہ

کھانا جو اُس نے کھلایا تھا وہ اُس کھلانے والے کے پیٹ مین آگ ہو جائیگا۔ جبتک سب آدمیونکا حساب نہو جائے (یہہ کھانا اسکے پیٹ مین جہنم کی آگ کی طرح بھڑکتا رہیگا)

فصل۔ بھوکے کو کھانا نہ کھلانا نہایت مکروہ ہی اور جو کوئی بیحد بھوکا ہو اور مضطر ہو تو ایسے شخص کو کھانا نہ کھلانا حرام ہی۔

حضرت امام زین العابدین علیہ السلام نے فرمایا جو شخص رات کو کھانا کھا کر سیر ہو کر سو جائے اور اُسکے پاس کوئی بھوکا پیاسا مومن ہو تو خدا ملائکہ کو اُس سونیوالے پر گواہ کر کے فرماتا ہی اے فرشتو تم اس بندہ پر گواہ رہنا مین نے اسکو جو حکم دیے یہہ اُسکے خلاف کرتا ہی اور میرے سوا اور کی اطاعت کرتا ہی مجھے قسم ہی اپنی عزت کی مین اسے کبھی نہ بخشونگا۔

جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اس شخص کی صحت و سلامتی کا مجھے اطمینان نہین ہی جو رات کو کھانا کھا کر سیر ہو جائے اور ہمسایہ یعنی پڑوسی اُسکا بھوکا رہی۔

دوسری حدیث مین فرمایا خدا فرماتا ہی مجھپر ایمان نہین لایا ہی وہ شخص جو خود کھا کر سو جائے اور اُسکا ایمانی بھائی بھوکا اور پیاسا ہو۔

ایک روایت مین ارشاد ہوا قسم بخدا میری نبوت پر ایمان نہین رکھتا ہی وہ شخص جو خود کھا پی کر سو جائے اور اُسکا برادر ایمانی یا ہمسایہ بھوکا پیاسا ہو۔

جناب امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا جو شخص خود کھا پی کر رات کو سو رہے اور مومن ہمسایہ اُسکا بھوکا رہے تو ایسا شخص قیامت مین جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک نہ پہنچ سکیگا۔

(دوسرا فائدہ) مہمانداری کے فضائل اور اُسکے طریقہ اور اسکے مسنونات اور مکروہات۔

۱۔ ضیافت کرنا سنت مؤکدہ ہی۔

حدیث مین ہی جب کوئی شخص مسافر کسی شہر مین داخل ہو جبتک وہ اُس شہر مین مقیم ہی تو اُس شہر والونکا جو اُسکے ہم مذہب وہم ملت ہین مہمان تصور کیا جائیگا۔

جناب رسالتمآبؐ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو مومن ہوگا وہ مہمان کریگا۔

ایک حدیث مین ارشاد ہوا مہمان بہشت ملنے کی دلیل ہی۔

ایک حدیث مین فرمایا جس گھر مین مہمان نہ آوے اُسمین فرشتے رحمت کے نہین آتی ہین

ایک حدیث مین ہی جسکے پاس کوئی مہمان آوے اور وہ شخص خوش ہوکر مہمان کا چہرہ دیکھے تو اُسپر آتش دوزخ حرام ہوگی۔

۲۔ حدیث مین ہی مہمانکے آنیسے خوش ہونا چاہیے اور اُس سے محبت کی باتین کری محبت کرے کوئی کراہت تنغص نہ کرے کیونکہ جو مہمان آتا ہی وہ اپنا رزق اپنے ساتھ لاتا ہی۔

حضرت امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا جو مومن اپنے مہمان کی آنیسے خوش ہو اُس کے گناہ بخشے جاتے ہین اگرچہ وہ بہت ہون۔

دوسری حدیث مین انھین حضرت نے فرمایا جو مومن اپنے مہمان کو دوست رکھیگا وہ قبر سے جب قیامت مین اُٹھیگا تو اُسکا چہرہ چاند کے مانند روشن ہوگا اہل محشر اُسے دیکھکر کہینگے یہہ کوئی نبی مرسل ہی ایک فرشتہ پکاریگا یہہ نبی نہین ہی بلکہ یہہ وہ شخص ہی جو مہمانونکو دوست رکھتا تھا اُنکی خدمت دل وجان سے کرتا تھا اب یہہ بہشت مین داخل کیا جائیگا

آنحضرتؐ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا مہمان جہان جاتا ہی اُسکا رزق اُسکے ساتھ ہی
ورجب میزبان کے ساتھ کھاتا ہی تو خداوند عالم میزبانونکو بخشدیتا ہی۔
ایک حدیث مین فرمایا ہر ایک مہمان اپنا رزق اپنی گودی مین لیے ہوئے آتا ہی۔
ایک حدیث مین ہی مہمان اپنا رزق لیے ہوئے میزبانکے پاس آتا ہی اور جب جاتا ہی
میزبان کے سب گناہ اپنے ساتھ لے جاتا ہی (یعنی سب گناہ اُسکے معاف ہوجاتی ہین)
ایک حدیث مین ہی جب خداوند عالم اپنے کسی بندہ کی اچھائی چاہتا ہی تو اُسکے پاس
ایک تحفہ ہدیہ بھیجتا ہی (لوگون نے عرض کیا یا رسولؐ اللہ) وہ ہدیہ کیا ہی فرمایا وہ ہدیہ
مہمان ہی کہ اپنا رزق لیے ہوئے میزبان کے گھر آتا ہی اور میزبان اور میزبان کے
اورسب گھر والون کے گناہ چلتے وقت لیجاتا ہی۔
حضرت امام ابوالحسنؑ اول نے فرمایا ہر ایک کا رزق ہر شخص کی روزی موافق اُسکی
ضرورت کے خدا کی طرف سے اُسکو ملتی ہی۔ اور مہمان جو کسی کے یہان آجائے وہ اپنی
روزی اپنا رزق اپنی گود مین لیے ہوئے آتا ہی (مترجم) مہمانکے آنیسے کچھ گھر والون کا
نقصان نہین ہوتا وہ اپنا رزق اپنے ہمراہ لیے ہوئے آتا ہی۔
۳۔ مہمانکو بُلانا کھلانا پلانا سنت موکدہ ہی اور اگر مہمانکو حاجت وضرورت ہو تو یہ
مہمانداری کرنا واجب ہی۔
آنحضرتؐ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب تم کسی گاؤن مین قریہ مین جاؤ اور اُن
لوگون سے تم کھانا مانگو وہان مہمان ہونا چاہو اور وہ لوگ انکار کرین تم کو کھانا نہ دین
تو تم فوراً اُس گاؤنسے ایک میل کے فاصلہ پر چلے جاؤ اور وہان پہنچکر اپنے جوتونکی
گرد (جو اُس گاؤنکی لگ گئی ہی) جھاڑ ڈالو اسلیے کہ عجب نہین کہ اُن گاؤن والون

انکو کھانا نہ دینے سے وہ عذاب نازل ہو جو قوم لوط پر نازل ہوا تھا۔

فرمایا آنحضرتؐ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میری اُمت کے لوگ خیر وخوبی سے رہین گے جب تک آپس مین محبت رکھین گے نماز کی پابندی کرینگے زکوٰۃ دیا کرینگے مہمانونکو بُلاتے رہین گے جب یہہ اُمور موقوف کردینگے تو قحط سالی خشک سالی مین مبتلا رہین گے۔

جناب سرور کائناتؐ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک مرتبہ کہین تشریف لیجارہے تھے آپنے ملاحظہ فرمایا کہ ایک قبر کھودی جارہی ہے یہہ دیکھکر آپنے فرمایا اگر آدمی بندگان خدا کے مُشکلات مین مدد کرتے ہوتے اور اُنکی مصیبتون کو دفع کرتے رہتے تو زمین ایسی سخت نہ ہوتی بلکہ ایسی نرم ہو جاتی کہ ہاتھونسے کھودی جاسکتی۔

ایک شخص خدمت مین آنحضرتؐ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حاضر ہوا اور عرض کی یارسول اللہ مین اچھی طرحسے کامل طور پر وضو کرتا ہون اور نماز پڑھتا ہون اور وقت پر زکوٰۃ دیتا ہون اور خوشی و رغبت سے مہمانکی خدمت کرتا ہون۔ آنحضرتؐ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تو جہنم سے آزاد ہے خدا نے تجھے بخل اور حرص سے آزاد کردیا ہے اگر تو یہہ سب کام کرتا ہے۔

ایک حدیث مین آنحضرتؐ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص اپنے مال کی زکوٰۃ دے مہمانکو بُلائے اہل مُصیبت کو کچھ دے تو وہ بُخل و حرص سے بری ہے۔

ایک حدیث مین ہے جو مہمان نہ کرے اُسکے یہان خیر و برکت نہین ہوتی ہے۔

جناب امیرالمومنین علیہ السلام نے فرمایا مہمان کرنا عمدہ اخلاق سے ہے۔

پھر فرمایا نیکی کرنا مظلوم کی مدد کرنا مہمانداری کرنا سرداری کا آلہ ہے۔

پھر ارشاد ہوا مصائب مظالم نقصانات تحمل کرنا مہمانونکی مہمانداری کرنا جملہ اخلاق

حسنہ سے بہتر ہی۔
ایک بار ارشاد ہوا تمھاری دنیا سے تین چیزین مجھے پسند ہین۔ مہان کو کھانا کھلانا گرمی کا روزہ۔ اور تلوار سے جہاد۔
حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا عمدہ اور افضل اخلاق سے مہانداری کرنا ہی۔
۴۔ مہانکی تعظیم و تکریم سُنت موکدہ ہی۔
جناب رسالتمآبؐ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے جو کچھ جناب امیر علیہ السلام اور جناب سیدہ علیہا السلام کو تعلیم فرمایا منجملہ اُسکے یہہ بھی فرمایا کہ جو خدا پر اور قیامت پر ایمان لاویگا وہ مہان کا اکرام ضرور کریگا۔
ایک حدیث مین ہی کہ آنحضرتؐ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ جنت کے چوتھے دروازے پر مین نے یہہ لکھا ہوا دیکھا کہ جو خدا اور قیامت پر ایمان رکھتا ہو وہ مہان کا اکرام کریگا۔
ایک حدیث مین ہی مہان کا حق میزبان پر یہہ ہی کہ میزبان مہان کی تعظیم و تکریم کرے اسکے لیے خلالین بعد کھانیکے پیش کرے۔
ایک حدیث مین آنحضرتؐ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا ارشاد ہی جو شخص مہانکی تکریم تعظیم نکرے اُسکو محمدؐ (مجھسے) اور جناب ابراہیمؑ سے کچھ سروکار نہین ہی۔
حضرت امیرالمومنین علیہ السلام نے فرمایا اپنے مہانکی تعظیم و اکرام کرو اگرچہ وہ حقیر ہو۔ چھوٹے درجہ کا آدمی ہو۔
۵۔ مہان جب آوے تو اُسکے آنے سی خوشی کا اظہار کرنا خود اُسکے سامنے مستحب ہی۔

۶-آتے وقت مہمانکی مدد کرنا اُسکا سامان وغیرہ اُتارنا سُنت ہی جانیکے وقت اُسکی ضرورت نہین ہی۔

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہی کہ جب مہمان آوے تو اُسکی مدد کرو اعانت کرو اور جب رخصت ہو تو اُسکی ضرورت نہین۔

۷-ضیافت تین دن ہوتی ہی اور اُسکے بعد ضیافت نہین ہی نیکی ہی صدقہ ہی خیرات ہی۔

آنحضرتؐ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا پہلے روز تو ضیافت حق ہی لازم ہی اور دوسرے تیسرے دن اور اُسکے بعد پھر ضیافت نہین ہی صدقہ ہی۔

آنحضرتؐ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ضیافت تین روز یا اُس سے کم ہوتی ہی پھر ارشاد ہوا اور اصل ضیافت تین شبانہ روز کی ہی اُسکے بعد صدقہ ہی۔

۸-آنحضرتؐ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا مہمان پر دو روز مہربانی خاطر مدارات کرنا چاہیے اور جب تیسری رات آوے تو وہ مہمان مثل گھر والونکے ہی جو سب کھاوین وہ بھی کھاوے کوئی تکلف اُس کیلیے نہ کیا جاوے۔

۹-مہمانکو بحالت اختیار مناسب نہین ہی کہ زیادہ قیام کرے جسکی وجہ سے صاحب خانہ کو زحمت ہو۔

آنحضرتؐ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مہمان جب کہین جاوے تو زیادہ اسقدر قیام نہ کرے کہ گھر والے پریشان ہو جائین اور اُسکو نکال دین۔

دوسری حدیث مین فرمایا کہ کسی کے گھر مہمان نہ جاؤ جبتک یہہ بات نہ معلوم ہو کہ اُسکے پاس غلہ وغیرہ اس قدر ہی کہ وہ تمکو مہمان کر سکیگا۔

ایک حدیث مین ہی کہ مسلمانکو جائز نہین کہ اپنے برادر ایمانی کی مہمانی مین اتنی مُدت ٹھہرے کہ میزبان کا قوت وغیرہ تمام اور ختم ہو جائے۔

مولف - ان احادیث سے ظاہر ہوتا ہی کہ جس کے پاس نفقہ نہو یا نفقہ باقی نہ رہا ہو تو اُسکے یہان مہمان جانا مکروہ ہی۔

۱۰- مکروہ ہی کہ مہمانسے صاحب خانہ کوئی خدمت لے کوئی کام لے۔

جناب امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا مہمانسے کام لینا ظلم ہی جفا ہی۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کے پاس ایک مہمان مقیم تھا ایک روز وہ مہمان کوئی کام کرنے اُٹھا تو حضرت نے منع فرمایا اور آپ اُٹھکر حضرت نے وہ کام کر لیا اور اُسکے بعد فرمایا کہ جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مہمان سے کام لینے کو منع فرمایا ہی۔

حضرت امام رضا علیہ السلام کی خدمت مین رات کے وقت ایک مہمان بیٹھا تھا اور باتین کر رہا تھا کہ دفعۃً چراغ گُل ہونے لگا مہمان نے چراغ درست کرنے کو اپنا ہاتھ بڑھایا حضرت نے منع فرمایا اور خود چراغ کو درست فرمادیا اور ارشاد کیا کہ ہم لوگ مہمانسے کام نہین لیتے ہین۔

۱۱- سُنت ہی کہ صاحب خانہ خود بہ نفس نفیس مہمانونکی خدمت کرے (قبل ازین آداب اکل وشرب کے ۷۲- نشان پر یہہ مضمون گذر گیا ہی)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تین باتون مین آدمی کو شرم نہ کرنا چاہیے مہمان کی خدمت کرنے مین - باپ اور اُستاد کی تعظیم بھری مجلس مین کرنے سے - حق کی طلب کرنے مین اگرچہ تھوڑا ہی ہو۔

۱۲۔ سنت ہی کہ صاحب خانہ مہمان کے ہمراہ آپ بھی کھانا کھائے اور مہمان سے پہلے خود شروع کرے اور مہمانکے بعد تمام کرے۔

یہہ مضمون بھی آداب اکل و شرب مین سابقاً گذر چکا ہی۔

جناب سرور کائنات علیہ الصلوٰۃ والتسلیمات کے پاس جب کوئی مہمان آتا تو حضرت خود اُسکے ہمراہ کھانا نوش فرماتے اور اُس سے پہلے کھانا شروع کرتے اور اُسکے فارغ ہونیکے بعد آپ کھانیسے ہاتھ اُٹھاتے اور جب بہت سے مہمانونکے ساتھ کھانا تناول فرماتے اُسوقت بھی سب سے پہلے شروع فرماتے اور سب کے بعد کھانیسے دست مبارک اُٹھاتے۔

فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جسکو یہہ منظور ہو کہ خدا اُس سے راضی ہو خوش ہو اُسکو چاہیے مہمان کے ساتھ کھانا کھائے۔

۱۳۔ مہمانکو چاہیے کہ جو کچھ میزبان حاضر کرے اُسکو کم اور حقیر نہ جانے۔

۱۴۔ سنت ہی کہ مہمان صاحب خانہ سے ایسی چیزونکی فرمایش نہ کرے جو اُسکے پاس موجود نہون اور کہین سے اُسے لانے منگانیکی ضرورت ہو اور تکلف اور اہتمام کی بھی میزبان کو تکلیف نہ دے فرمایش نہ کرے۔ یہہ دونون مضمون بھی آداب اکل و شرب مین گزر گئے ہین۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منع فرمایا کہ میزبان کو چاہیے کہ ضیافت مین ایسا تکلف اور اہتمام نہ کرے جسکو وہ بلا مشقت نہ کرسکتا ہو (بلکہ بلا زحمت و بلا مشقت جو حاضر ہی اُسی پر اکتفا کرے)

تیسرا فائدہ۔ بغرض اظہار عاجزی و تواضع درگاہ جناب باری تعالی مین و براہ پیروی جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و حضرات آئمہ اطہار علیہم السلام۔ یہہ سنت ہی

کہ آدمی عمدہ عمدہ نفیس نفیس غذائین ترک کرے۔

جناب سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جو کی روٹی بھوسی دار تناول فرماتے تھے ایک روز آپ کیلیے شہد پڑا ہوا دودھ لایا گیا تو آپ نے ایک گھونٹ یا دو گھونٹ اُسکے نوش فرمائے اور باقی کو رکھدیا لوگون نے عرض کی یا حضرتؐ آپنے سارا دودھ جو نوش نہین فرمایا کیا یہہ جائز نہین ہی فرمایا جائز ہی مگر محض براہ تواضع للہ مین نے چھوڑ دیا۔

آنحضرتؐ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو خدا کیلیے تواضع کرے خدا اُسکے درجے بڑھاتا ہی اور جو تکبر کرے خدا اُسکے درجے پست کرتا ہی۔ اور جو اپنی معاش مین میانہ روی اختیار کرے تو خدا اُسکو روزی زیادہ دیتا ہی۔ اور جو شخص اسراف کرے اُسکو خدا روزی سے محروم کر دیتا ہی۔ اور جو موت کو زیادہ یاد کرتا رہے تو خدا اُسکو دوست رکھتا ہی۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے ایک قسم کا حلوا جو خرما اور منقیٰ اور گھی سے بنایا گیا تھا پیش کیا گیا آپ نے اُسکے تناول فرمانے سے انکار کیا لوگون نے عرض کیا یا حضرتؐ کیا آپ اسکو حرام فرماتے ہین۔ ارشاد فرمایا حرام نہین ہی لیکن مین اس وجہ سے نہین کھاتا ہون کہ پھر ہمیشہ اسکے کھانیکو دل چاہیگا۔ اور آپ نے سورۂ احقاف کی یہہ آیت پڑھی۔ یَوْمَ یُعْرَضُ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا عَلَی النَّارِ اَذْهَبْتُمْ طَیِّبٰتِکُمْ فِیْ حَیَاتِکُمُ الدُّنْیَا وَاسْتَمْتَعْتُمْ بِهَا فَالْیَوْمَ تُجْزَوْنَ عَذَابَ الْهُوْنِ بِمَا كُنْتُمْ تَسْتَكْبِرُوْنَ فِی الْاَرْضِ بِغَیْرِ الْحَقِّ وَبِمَا كُنْتُمْ تَفْسُقُوْنَ ۔

جس دن کفار جہنم کے سامنے لائے جائینگے تو اُنسے یہہ کہا جائیگا کہ تم اپنی دنیا کی زندگی کے مزے تو خوب اُٹھا چکے اور دنیا کے نفعے بھی لے چکے بس آج تمکو بوجہ نافرمانی اور تکبر کرنے کے معاوضہ مین ذلت کے عذاب کی سزا دی جاتی ہی۔

حضرت امیرالمومنین علیہ السلام کی خدمت مین فالوذج خوان مین رکھکر لایا گیا حضرت نے اسکی چمک دمک کو ملاحظہ فرماکے اُنگلی اُسمین ڈالی اور اُسکی تہ تک آپ اُنگلی لے گئے اور پھر اُنگلی اُس مین سے نکالی اور فالوذج سے کچھ نہین لیا محض اُسی اُنگلی کو آپ نے چکھا اور فرمایا جو چیز حلال ہی وہ اچھی ہی اور یہہ حرام نہین ہی مگر مین اچھا نہین جانتا کہ جس چیز کا مین عادی نہین ہون اُسکی عادت کر لون اسے تم میرے سامنے سے اٹھالو چنانچہ وہ اُٹھا لیا گیا۔

ایک مرتبہ اور فالوذج آپ کے واسطے کسی نے ہدیہ بھیجا آپ نے اپنے اصحاب سے فرمایا ہاتھ بڑھاؤ اور خود بھی اپنا ہاتھ بڑھایا اور اُسکے بعد اپنا ہاتھ کھینچ لیا اور فرمایا مجھے یاد آگیا کہ رسولؐ خدا نے اِسکو نہین تناول فرمایا تھا لہذا مجھے بھی اسکا کھانا مکروہ معلوم ہوتا ہی۔ لیکن بعض روایات مین ہی کہ فالوذج آنحضرتؐ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمتمین حاضر کیا گیا اور آپ نے اُسے نوش فرمایا اور پھر دریافت کیا کہ یہہ کیا چیز ہی کیونکر بنایا جاتا ہی لانیوالے نے عرض کی میرے مان باپ آپ پر قربان ہون شہد اور گھی ملا کر پکاتے ہین تب یہہ صورت ہوجاتی ہی آپ نے فرمایا یہہ اچھی غذا ہی۔

مؤلف فرماتے ہین ممکن ہی کہ جس فالوذج کے کھانیسے جناب امیر علیہ السلام نے انکار فرمایا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اسکو نہ کھانا بیان کیا وہ کوئی دوسری قسم کا فالوذج ہوگا اور یہہ اور قسم کا ہوگا۔

حضرت امیرالمومنین علیہ السلام کیلیے آٹا چھانا نہین جاتا تھا بے چھنے ہوئے آٹے کی روٹی وہ جناب ہمیشہ نوش فرماتے تھے اور ارشاد کرتے تھے کہ یہہ اُمت خیر و خوبی مین رہیگی جب تک یہہ عرب کے ایسے کپڑے پہنا کرینگے اور عرب کا ایسا کھانا کھاتے رہین گے

اور جب غیر عرب کا لباس پہنین گے غیر عرب کا کھانا کھائین گے تو اُن مین سے خیر و خوبی جاتی رہیگی۔

جناب امیر علیہ السلام آٹے کو ایک ظرف مین رکھکر اُس پر مہر لگا دیا کرتے تھے لوگون نے سبب پوچھا تو فرمایا مجھے خوف ہی کہ حسنؑ اور حسینؑ میری محبت کی وجہ سے اسمین گھی یا روغن زیتون نہ ملا دین۔

جناب امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ جناب امیر علیہ السلام سرکہ اور روغن زیتون ایک کالے پیالے مین نوش فرماتے تھے اور اس پیالہ کے وسط مین زردی سے سورۂ قل ہو اللہ احد لکھا تھا۔

حضرت امام زین العابدین علیہ السلام ایک دفعہ روزے سے تھے کوئی شخص اُسدن آپکی خدمت مین مہمان آیا اُسکے لیے وہ عمدہ اور نفیس کھانے لائے گئے جو اُسنے کبھی دیکھے بھی نہین تھے۔ جب رات ہوئی افطار کے بعد خود حضرت کیلیے جو کھانا آیا اُسمین (علاوہ روٹی کے) محض سرکہ اور زیتون تھا وہ غذائین جو مہمان کے واسطے آئی تھین اُنمین سے کوئی ایک بھی نہ تھی۔

چوتھا فائدہ - اسمین چودہ ۱۴ حدیثین ایسی مذکور ہین جنکو بہت بڑا تعلق آداب طعام وغیرہ سے ہی۔

پہلی حدیث - آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جناب امیر المومنین علیہ السلام سے وصیت فرمائی کہ ای علی آٹھ کام ایسے ہین اُنکو جو کوئی کرے اور اگر اُسکے کرنے سے اُس کی ذلت ہو تو وہ شخص اپنے آپ ہی کو ملامت کرے کسی دوسرے پر الزام نہین ای۔

۱۔ بلا طلب کسی کے دسترخوان پر جانا۔

۲- افسر خانہ کے بدون دریافت کیے ہوئے مشورہ دینا۔
۳- دشمنون سے بھلائی کی اُمید رکھنا۔
۴- کمینون رذیلون سے بزرگی و عمدہ امور کی خواہش۔
۵- راز کی باتین جب دو شخص کر رہے ہون بلا اجازت اُنکے پاس جانا۔
۶- بادشاہ کے خلاف داب آداب کوئی حرکت کرنا۔
۷- ایسی مجلس ایسے جلسہ مین بیٹھنا جسکے وہ قابل نہین ہی۔
۸- ایسے شخص سے باتین کرنا جو متوجہ نہو۔

دوسری حدیث - جناب امیر المومنین علیہ السلام نے امام حسن علیہ السلام سے فرمایا چار باتین تمکو مین ایسی بتاتا ہون کہ پھر تمکو طب کی ضرورت نرہیگی۔
۱- بے بھوک کے کبھی کھانا نہ کھانا۔
۲- تھوڑی بھوک باقی رکھکر کھانا ختم کر دینا۔
۳- اچھی طرح چبا کر کھانا۔
۴- سوتے وقت بیت الخلا جاکر حاجت سے فارغ ہونا۔

اے حسنؑ اگر ان چارون باتون پر عمل کرو گے تو پھر تمکو طب کی حاجت نہو گی صحت و تندرستی رہیگی۔

تیسری حدیث - آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جناب امیر المومنین علیہ السلام کو جو وصایا فرمائے اُسمین یہہ بھی ارشاد ہوا - اے علیؑ خدا تین شخصون پر لعنت کرتا ہی - (۱) جو شخص اکیلا کھائے - (۲) جو شخص تنہا جنگل کو سوار ہو کر جائے - (۳) جو اکیلا خالی مکان مین سوئے۔

چوتھی حدیث۔ حضرات اہل بیت آئمہ معصومین علیہم السلام سی منقول ہی کہ دسترخوان کیلیے بارہ۱۲ خصلتین ہین جو ہر مسلم و مومن پر اُنکا جاننا واجب و لازم ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وصیت مین جناب امیرالمومنین علیہ السلام سے فرمایا کہ ہر شخص کو لازم ہی کہ اُن بارہ۱۲ خصلتون کو دریافت کرے اُنمین سے چار۴ فرض ہین۔ چار سنت ہین۔ چار۴ ادبی ہین۔ چار۴ فرض یہہ ہین۔ پہلی یہہ کہ معرفت۔ یعنی پہچاننا کھانے کا ہی کہ یہہ حلال ہی یا نہین دوسری جو ملے اُسپر راضی رہنا۔ تیسری بسم اللہ کہنا۔ چوتھی بعد فراغ شکر کرنا۔

وہ چار خصلتین جو سنت ہین یہہ ہین۔ پہلی کھانیسے پہلے ہاتھ دھونا۔ دوسری کھاتے وقت جسم کے بائین جانب زور دیکے بیٹھنا۔ تیسری تین اُنگلیون سے کھانا۔ چوتھی بعد فراغ اُنگلیونکو چوسنا۔

اور وہ چار باتین جو ادب کی ہین وہ یہہ ہین۔ پہلی جو کھانا یا جو غذا قریب رکھی ہو اُسیے کھانا دور کی چیزون پر ہاتھ نہین لپکانا۔ دوسری لقمے چھوٹے چھوٹے کرنا۔ تیسری ہر لقمے کو اچھی طرح چبانا۔ چوتھی دسترخوان پر جو لوگ بیٹھے ہون اُنکی طرف کم دیکھنا ہر وقت اُنکی صورت نہ دیکھنا۔

پانچوین حدیث۔ حضرت امیرالمومنین علیہ السلام سے منقول ہی کہ جسکو اپنی بقا منظور ہو تو وہ ردا کو کم کر دے۔ صبح سویرے غذا کھایا کرے۔ عورت سے صحبت کم کرے۔

چھٹی حدیث۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا یہہ کہنا کہ مجھے فلان غذا کے کھانیسے ضرر ہوا کفران نعمت ہی۔

نہ لانا۔ جو گھر مین موجود ہو اُس سے دریغ نہ کیا۔ میری دعوت سے تیرے عیال کو تکلیف نہو۔

آٹھوین حدیث۔ جناب امیرالمومنین علیہ السلام نے فرمایا ہمکو جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے حکم دیا ہی کہ کھانا کھاتے وقت اگر کوئی شخص ہمارے پاس سے ہوکر گزرے اور ہم پر سلام نہ کرے تو اُسکو ہم کھانیکے لیے نہ بلائین۔ اور جب ہم کسی دوسرے کے مکان مین ہون اور کوئی شخص ہم سے آنیکی اجازت طلب کرے تو اُسکو ہم اجازت نہ دین۔ اور جب غیر جگہ ہون اور کوئی سائل آوے تو اُسکو ہم کھانا نہ کھلائین۔

نوین حدیث۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ شب معراج خداوند عالم نے مجھے حکم دیا ای احمدؐ دنیا اور اہل دنیا سے محبت نہ کرنا اور آخرت اور صاحبان آخرت سے محبت کرنا۔ مین نے عرض کیا بارالٰہا اہل دنیا کون ہین۔ حکم ہوا جو کھانا بہت کھاتے ہین جو زیادہ ہنستے ہین۔ جو بہت سوتے ہین۔ جو غصہ بہت کرتے ہین۔

دسوین حدیث۔ حضرت امیرالمومنین علی بن ابی طالب علیہ السلام سے منقول ہی کہ جب خدا کو اپنے بندہ کی اچھائی بھلائی منظور ہوتی ہی تو اُسکے دلمین یہہ تین باتین ڈال دیتا ہے۔ باتین کم کرنا۔ کم کھانا کھانا۔ کم سونا

گیارہوین حدیث۔ انھین حضرت سے منقول ہی۔ جب کھانیکے شروع مین بسم اللہ کہی جاے یا کھانیکے بعد الحمد للہ کہا جاے۔ کھانیسے پہلے اور کھانیکے بعد ہاتھ دھوئی جائین اور دسترخوان پر بہت سے آدمی شریک ہون اور مال حلال سے کھانا تیار ہوا ہو تو اُس کھانے مین پوری برکت ہوتی ہی۔

بارہوین حدیث۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہی کہ آنحضرتؐ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی غذا جو تھی اور شیرینی کی جگہ آپ خرمہ نوش فرماتے تھے۔ اور شوربے

وغیرہ کی عوض روغن زیتون تناول فرماتے تھے۔

تیرھوین حدیث۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے تعجب ہی اُس شخص سے جو بیماری کے خوف سے کھانے سے تو پرہیز کرتا ہی اور جہنم کے خوف سے گناہون سے پرہیز نہین کرتا۔

چودھوین حدیث۔ حضرت امیرالمومنین علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ خدا نے جو نعمتین دی ہین جبتک وہ ہین اُنکی قدر کرو خدا کا شکر کرو کیونکہ ایک دن وہ جانیوالی ہین اور جب وہ جائین گی تو اپنے صاحب کی گواہی دینگی کہ اُس نے اُنکی قدر و منزلت کی یا نہین کی۔

مولف۔ فرماتے ہین کہ یہہ وہ امور ہین جو اس رسالہ مین از قسم آداب اکل و شرب و دعوت ضیافت تواضع وغیرہ وغیرہ جمع کرنا خدا نے مجھ پر آسان کر دیا اور شکر ہی خداوند عالم کا جسنے یہہ رسالہ مجھ سے پورا کرا دیا اور درود و سلام حضرت محمد مصطفی رسولخدا اور اُنکی آل اطہار پر۔

گیارہوین ماہ شوال ۱۳۲۲ھ تیرہ سو بائیس ہجری نبوی شب دوشنبہ آدھی رات کے وقت یہہ رسالہ شہر دمشق ملک شام مین مجھ مولف محسن حسینی کے ہاتھ پر ختم ہوا۔

مترجم رسالہ۔ سید تصدق حسین کاظمی نیشاپوری کنتوری بن علامہ کنتوری سید غلام حسنین طاب ثراہ خدا کا شکر کرتا ہی جسنے مجھے اسکے ترجمہ کی توفیق عطا فرمائی اور اتنی طاقت عنایت کی کہ مین اُسکا ترجمہ محض قربۃً الی اللہ بدون کسی غرض دنیاوی و ہوا و ہوس نفسانی کر سکا وبعد درود و سلام غیر محدود و غیر معدود حضرت خاتم النبیین محمد مصطفی اور اُنکی آل اطہار حضرات آئمہ ابرار پر جو چراغ ہدایت ہین یکم ماہ رمضان مبارک ۱۳۴۳ھ ہجری نبوی بلدہ

فرخندہ بنیاد دکن حیدرآباد عمرہا اللہ الی یوم التناد وصانہا من کل شر وفساد کتب خانہ آصفیہ مین
مین نے یہہ ترجمہ نسخہ مخزونہ کتب خانۂ موصوف سے جو فن حدیث کے نشان (۹۵۵) پر
مخزون اور سنہ ۱۳۳۳ ہجری مین مطبع مفتاح الکرامہ کا چھاپا ہوا ہی شروع کیا اور ۲۵ - ماہ مذکور
سنہ مذکور یوم یکشنبہ بعد زوال ختم کیا خدا سے دعا ہی کہ میرے اس عمل قلیل کو قبول فرمائے
اور اسکی وجہ سے مجھے سکرات موت اور عذاب قبر وشدائد برزخ ومخاوف قیامت سے نجات
دے اور جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آئمہ اطہار علیہم السلام کی شفاعت اور انکی ہمراہی مجھے
نصیب ہو آمین ثم آمین۔

بتاریخ ۱۰ - اسفندار ۱۳۳۶ف م پنجم رجب ۱۳۴۵ھ
باتمام رسید
الحمد للہ علی احسانہ